

سید محمد عارف

ماسب پیغمبر و شیر خدا  
 جد ثوالناس با ہم یعرفون  
 یہ مقولہ نقل مسلم نے کیا  
 جو عقول سامعان سی ہو پرے  
 کیونکہ بعضوں کی لئے فتنہ اوٹھا  
 ہے بخاری میں یہ دیکھو صاف صاف  
 ایک جو تم میں سے چاہی مجھ سے  
 کاٹ ڈالو تم گلامیرا اب ہے  
 میں کروں کس طرح سے پرکشال  
 پر ادب چکے سی کھٹای خموش  
 اہل طار اس میں سمجھی بغض و کین  
 رہ گئی محروم اس دہو کی مین سب  
 بے ادب کے عشق ہو چکے بس عجب

کثر مخفی تھا وہ ہے نور اتم  
جب رکھا وہ دستی کثر متن قدم  
ایک نور اوس نور سی پیدا ہوا  
مرتبہ اول وہ کثرت کا ہوا  
بے ظہور اول نور قسم  
ہے وہ ذات ثانی ذات کریم  
ہے وہ تفصیل کون سر ذات  
حال بروز ممکنات  
ایسے نام

وہ جس سے ضبط انوار ہے  
وہ جس سے عجم اسرار ہے  
یہ وہ منہمک ہے ایام سے  
یہ ازل سے نابدا ویر سلام  
یہ جس سے اس حقیقت کا  
یہ وہ باج

بہ حقیقت ہی محمد با نشتہام  
 بہ تمام واحد و احدین میں مقام  
 ہے اسی دین میں کہ عمر و لا  
 تھا احد واحد میں کہ راز و نیاز  
 پہرے ہی سلسلہ جاکر کیا  
 خالق البرزخ موجودات کا  
 گئی فلک کیا عرض کرے کی زور  
 روح و جسم و اقلین و اوجین

۴  
 میں اوی سے جبکہ پیدا ہو  
 نور احمد ہے کی میں بے نیل  
 نور احمد ہے کہ ایک مست از سب  
 جبکہ جاکر کہ ایک مست از سب  
 سبکہ اور ایک کو عزت خاص  
 سبکہ اور ایک کو عزت خاص  
 ماہ الام از ہی وہ ذات خاص  
 اوس سے جو خیر و نعم کو چھوڑ  
 علم عالم سے وہ ہے ممتاز سب  
 اور سب انواع پر از سب  
 بیجاوت نفع ان کو ہے  
 اشرف المخلوقین از آدمی  
 او نے جبکہ بنا بس نامی  
 تہ خلقت حق کے اور کوئی  
 ابن آدم صیورت ہو گیا  
 اور حقیقت میں ابوالکلام و ہدایا

ایقلم کر مطلب اول قسم  
 منتظرین سامعان غلوں دم  
 کہ بہ ہمتا کہ بہ ہمتا کہ بہ ہمتا  
 کی عجز سے کیا کہ بہ ہمتا کہ بہ ہمتا  
 فوالا اوس نامی ہوا فوق الخاف تہودہم

وہ بنے تہا تہانہ آدم کا نشان	سب کمالات اوس کو حاصل ہوئی
یہ حقیقت خاص ہے اونکی لئے	یہ فضیلت خاص ہے اونکی لئے
اس حقیقت ہی سی ہی یا امتیاز	اونکو سب عالم سی ہی بندہ نواز
ہے حقیقی یہ حقیقت بالیقین	اہل دین کو انہیں شک و غلہ نہیں
ہے سفاہت اوسکو ٹہرانا مجاز	کیونکہ یہ پرستہ انہیں کچھ امتیاز
علم حق میں ہر نبی معلوم تھا	بلکہ سر محمود و ہر مذموم تھا
گرہی ہوتا تو کیا اعزاز تھا	خاص احمد کا یہ کہا اعجاز تھا
یہ حقیقت فی الحقیقت ہی عیان	برر و آیات صحاح صادقان
گر سبجہ سکما نہیں تو اسی عزیز	ہے رزایہ نقص ادراک و تمیز
پر نہ سمجھے جسکو تو ہے بی کمال	اسکو کھدیوی کہ ہی یہ تو محال
ہے ہی جہل مرکب کا نشان	کیونکہ لاکھوں چیزیں ہیں بیکان
کہ تو اونکو جانتا سطلق نہیں	سکو تو کھدے کہ کوئی حق نہیں
ہے حقائق کا سمجھنا بالعموم	اصعب انواع و اصناف علوم

ایقلم کر مطلب اول قسم  
 منتظرین سامعان غلوں دم  
 کہ بہ ہمتا کہ بہ ہمتا کہ بہ ہمتا  
 کی عجز سے کیا کہ بہ ہمتا کہ بہ ہمتا  
 فوالا اوس نامی ہوا فوق الخاف تہودہم

مکہ کفر اس کی جگہ پر ہوا  
جس کا نام اللہ اللہ تھا  
مکہ اور جو رسول اللہ تھا  
اسے خوف نہ کیا نہ لگا نہ

نہا جو ہے نسبت شکر لگا ہے  
نہا جو ہے نسبت شکر لگا ہے  
نہا جو ہے نسبت شکر لگا ہے  
نہا جو ہے نسبت شکر لگا ہے

نہا جو ہے نسبت شکر لگا ہے  
نہا جو ہے نسبت شکر لگا ہے  
نہا جو ہے نسبت شکر لگا ہے  
نہا جو ہے نسبت شکر لگا ہے

مل ابوالعالم حقیقت میں ہی وہ  
ہے ابوالآبائی جسمہ کائنات  
گو بصورت فرد اک انسان کا ہی  
اور جو یہ ابن عبد اللہ تھے  
سال چلم میں ہوئے اگر بنی  
کین غزائین کافرون پر چند سال  
ہے حقیقت یہ ہی صوری ہی مگر  
بلکہ ہے ہر فرد ممکن کے لئے  
اس حقیقت ہی سی ہی موت جیسا  
لیکے ہے ہر ایک کی یہ ایک ہی  
اور جناب سید ابرار کے  
وہ حقیقت مظہر اعجاز ہے  
اس حقیقت سے نہ تھی جنگو خبر

بعض عالم گرچہ صورت میں ہی  
نشاء انشاءے جملہ کائنات  
جنس عالمی اسکان کا ہی  
آمنہ کے بطن سے پیدا ہوئے  
اور ہجرت بعد ازان کئے سے کی  
پھر مدینہ میں ہوا اور نکاح وصال  
ہے مشارک اسمین ہر فرد بشر  
گو طریقہ میں جدی ہر نو کے  
اور اسی سے ہی حدوث کائنات  
ہی وہی صوری وہی ہے معنی  
اک حقیقت اور ہی اسکی ثری  
اور اسی میں سب وہ ممتاز ہے  
کہ اور یہ وہ اشتیاق انت بشر

نہا جو ہے نسبت شکر لگا ہے  
نہا جو ہے نسبت شکر لگا ہے  
نہا جو ہے نسبت شکر لگا ہے  
نہا جو ہے نسبت شکر لگا ہے

نہا جو ہے نسبت شکر لگا ہے  
نہا جو ہے نسبت شکر لگا ہے  
نہا جو ہے نسبت شکر لگا ہے  
نہا جو ہے نسبت شکر لگا ہے

این نشان منزه و سالیانه من  
 صد هزاران این چنین بنشین  
 این بی خالی و این پلانی  
 که در من خورند اینک اینک  
 این بی نامی و این بی نامی  
 که در من خورند اینک اینک  
 این بی نامی و این بی نامی  
 که در من خورند اینک اینک

این خورده و دیدی از خدا  
 و این خورده و دیدی از خدا  
 این خورده و دیدی از خدا  
 و این خورده و دیدی از خدا  
 این خورده و دیدی از خدا  
 و این خورده و دیدی از خدا  
 این خورده و دیدی از خدا  
 و این خورده و دیدی از خدا

جب سواران خط و خط کا خط  
 نشیت آدم من کرا اچھا نور  
 جنم خانی میں جو وہ لا مع ہوا  
 سب وہ سب جو ملک و ملک  
 اسب و خوری سے روایت ہے کہ

<p>                             اگر تواضع سے اکابر نے کہا                              ہے یہ کھنا آپ کا اونکو کمال                              دیکھتے تو حال اپنا اے فقیر                              تاکو کیا کیا نہ کچھ کہتا ہے وان                              انبیا کے مرنون کا ذکر کیا                              اولیا سے ہی خیال ہمسرے                              من جلوم حال این اہل ضلال                              جلد عالم زین سب گمراہ شد                              استقدار دیدہ ہمینا بنود                              ہمسری با انبیا پروا شد                              گفت اینک ما بشر ایشان بشر                              این نہ استند ایشان از عی                              مرد و گوی خور و از یک محل                         </p>	<p>                             اپنی نسبت حرف کچھ تحقیر کا                              تو کہی ویسا تو ہی تحسیر و بال                              جب بجابت جانی ہے پیش امیر                              میں کہوں تجکو تو کیا گد ز کج ان                              اولیا کا مرتبہ ہی ہے بڑا                              ہے کمال گری و کافی                              پیش ازین فرمودہ مولانا جلال                              کم کہے زاہد الی حق آگاہ شد                              نیک و بد و دیدشان یکسان بنود                              اولیا را ہجو خود بنداشتند                              ما و ایشان بستہ خوابیم و خود                              بہت فرقتے در میان بی منتہی                              لیکہ زین شدنش و زان دیگر محل                         </p>
--	--

سلوہ الاخران میں ہے کہ  
 قصہ قریب آدم سے ہے کیا  
 حکم خاں نافذ کیا اسکو دین  
 ابن عباس و علی بن ابی طالب  
 ابن عباس و علی بن ابی طالب  
 ابن عباس و علی بن ابی طالب



حق میں اہل ایمان و اہل حق  
 ان کے لئے ہم سب سے بڑا رحمت  
 اس جابر کے یہ درشتی میں  
 بعد جابر کے بیان اللہ تعالیٰ  
 خوشی میں اللہ تعالیٰ کو  
 واپس آئے اللہ تعالیٰ کو  
 بعد اوستہ میں وہ نور علیہ

<p>                             حق نے جب آدم کو پیغمبر کیا                              گروہ ہو مبعوث اور نو زندہ ہو                              بعد آدم بھی جو پیغمبر ہوا                              پس محمد میں نبیہ الانبیا                              اور ہوی سب مسجد اقصیٰ میں بھی                              اس روایت میں جو کچھ بنے کھا                              پہلے طبرانی اور حاکم نے لکھی                              جبکہ آدم سے ہوئے سرزد خطا                              واسطے حق محمد کے سب مجھے                              پس وہیں آیا یہ حکم ذوالجہال                              میں اسی آدم جنہی بخشا تجھے                              اور نہوتا قصد احمد گر مجھے                              تو محمد کے وسیلے سے اگر                         </p>	<p>                             عہد یہ حق محمد میں آیا                              بالظہور ایمان او پر لائیو                              سلسلہ یہ عہد کا جاریہ رہا                              حشر کو ہو گئے بسی تحت اللہ                              اوس امام الانبیا کے منفی                              قسطلافی بنے مواہب میں لکھا                              یہ روایت حضرت فاروق کی                              مانگے آدم نے خدا سے یہ دعا                              اے خدا میری خطا تو بخش دے                              جب کیا حق نے محمد سے سوال                              واسطہ اچھا ہم پہونچا تجھے                              آدما بہ انکرتا میں سب تجھے                              مانگتا ہمسے شفاعت بوالبشر                         </p>
---	---

عہد اوستہ میں وہ نور علیہ  
 عہد طیب و عہد عاصی  
 عہد اس نور اقدس کی  
 عہد بباغیہ واسطے جا  
 انقضیٰ زقتہ تا بعد انان الکیہ

۷

پہونچا اچھا اوستہ کو جھوٹ  
 اور تو انہی زندہ اوستہ کو  
 دیکھ کر انہی کو سزا دے  
 اوستہ میں اوستہ کو  
 اوستہ میں اوستہ کو  
 اور کھایا نہ رہا

اوستہ میں اوستہ کو  
 اوستہ میں اوستہ کو  
 اوستہ میں اوستہ کو  
 اوستہ میں اوستہ کو

نام شیبہ سے ہوا لون منظر  
 اس سے ثابت ہوا کہ ان کا  
 معنی ہو کہ وہ مطلب سے  
 اور علاوہ قیومین ہی استعمال ہے  
 نام اب رکنی میں جو بعد از ان  
 شرک کہتے ہیں اسے بعض ترقی  
 شرک کہنا سے سفاک کہہ  
 معنی کہ اسے جہالت کہہ

صاف صاف آواز لیک بنی	جج میں اوسنی بیٹے اپنی تھی
پہر کتنا نہ نظر والک بین گیا	مہر کہ کو پہر خزمہ کو مسلا
پہر لوی میں آموا اوسکا ظہور	پہر گیا تا فہر و غالب بس وہ نور
یوم جمعہ اجتماع اوسنی کیا	بعد اوسکے کعب جب پیدا ہوا
خطبہ وہ اوسکو سنا تا ہا عجیب	جمع ہوتے اوسکی پاس اوس دن
جلد اب مبعوث ہو ونگی یہاں	اور یہ کہتا تھا کہ ختم المرسلان
میر ہی اولاد سے بے ارباب	یہ بھی وہ کہتا کہ ہونگے وہ جناب
ہے یہی واجب کہ ایمان اوسنے کا	اور یہ کہتا تھا جو تم میں سے پا
اوس سے مروی میں بہت اوسنی	یاد احمد میں بہت اشعار شوق
پہر قصی تھی حامل قدرتیم	بعد ازان تھی ترہ بعد اوسکی حکیم
بعد ازان یا شتم میں تھا وہ نور صا	پہر مغیرہ بعد ازان عبد مناف
جس سے تھا علوی و سفلی کا ظہور	آیا عبد المطلب میں پہر وہ نور
وجہ عبد المطلب میں سے لکھا	شبہ عبد المطلب کا نام تھا

۸

ہوں یہاں موجود ہیں  
 اور سانی صبر ہوں صراج  
 ختم ہوئے شے کے کراے وچ  
 حکم ایک کج ہے کہ جس  
 پہنچا دل کہ مطلب ہو پے  
 اور ہر اس کے مطابق حکم ہے

اور ہر اس کے مطابق حکم ہے  
 ان کا کافراں پہنچا دل کہ مطلب ہو پے  
 ان کا کافراں پہنچا دل کہ مطلب ہو پے  
 ان کا کافراں پہنچا دل کہ مطلب ہو پے  
 ان کا کافراں پہنچا دل کہ مطلب ہو پے

اور بدین ہنوعطریں دیباہوں  
دو نواں گھوٹن ہی ہے سرور کا  
دیباہ حالت پریشان ہو گیا  
دیکھنے والے ہی جم ان ہوئے  
کاموں سے جا کھیا جبر  
کاموں سے زون و بال کا دیا  
یہ نہ خفت و بیان کا کام ہے  
یہ الہ اسماں کا کام ہے

دیکھو جبہ التعلیم یہ ماجر ہو گیا  
 مجمع حضار سے یہ کہ اڑھٹا  
 کوئی دم میں یہ عبد ربیلو  
 فتح کی ملک مبارک ہوا  
 بسا سب لیں اپنے  
 اپنے اپنے کام میں مشغول ہو  
 میں قسم کھاتا ہوں اب اتنی  
 دور میں یا ان سے کونز بنی

لاچارم کمپو سے ہی دان وطن  
تجربہ اسکا ہوا ہے بیشک نہ  
جب رئیس قوم ہی کہنے لگا  
نہا اپنا سنبھالو اور لوگ نہیں  
کے آگے اس پر سدا اور اور  
کے سامنے جمع کر کے لڑو  
چھوٹا ہے اک ایسا لڑکر  
چھوٹا ہے اک ایسا لڑکر

دیدیا ہے اوسنے قرآن کا  
 اسمین ہو گئے ساری عالم کو فلاح  
 کیونکہ سامان کر چکا تھا خود خدا  
 بوی مشک آتی تھی اونکے جسم سے  
 خوب ہی بچہ اونکی پیشانیں تھیں  
 کوہ پر لیجا کے اونکو سب قریش  
 پہر خدا سے بھی دعائیں مانگتے  
 منہ کو برساتا تھا غوراً دہشت  
 آیا جب مکے کو با نوح و سپاہ  
 بہر دم خانہ بربت جلیل  
 سارے اہل مکہ کو اکٹھا کیا  
 مجتمع جا کر سوئی وان سب جری  
 جنگ کے تدبیر میں مشغول تھے

کر دیا ہے اوسنی سامان کناح  
 جلد کرنا چاہئے اسکا کناح  
 بس اوس بدن ہو گئی وہ کتخدا  
 خوب اسی ثابت کیا حفاظت  
 اور چک نور رسول اللہ کی  
 قیامت سے جب تنگ ہو جاتا تھا  
 اول اونکو واسطہ گردانے  
 برکت نور محمد سے خدا  
 ابرہہ ملک یمن کا پادشاہ  
 ساتھ میں لایا تھا ایک ابنوہ فیل  
 جبکہ عبدالمطلب نے یہ سنا  
 ان پہاڑی پر جو اس جانب کے نہی  
 سب کے سب ان رنج میں مشغول

موسے بن جمع اس نے کہا کہ  
جی ہاں میں جبرائیل علیہ السلام کو  
ناک اور انگوٹھوں کے ساتھ لایا گیا  
وہ سید عالم عظیمین کی تحریروں پر  
آیا عبدالمطلب کے اجداد  
دیکھتے ہی شکل عبدالمطلب  
بولگیا اور اقتضائے مقلب





نبدہ ولین اسبہ من  
 اور جوہرین  
 وقت مبارک آجی  
 ہر گھنٹہ آواز آتی ہے اب  
 ایک جمع طارن از کتب  
 جگہ سفارین زرد کے نام  
 اور بازو اس کے از قوت غلام  
 آنکو جو کچھ میرے سبب

اور جس سے میرے سبب  
 مشرق و مغرب کے ارض  
 صاف و کجا میں نے اپنی  
 کچھ بی بی میں نے اپنے  
 کچھ بی بی میں نے اپنے

<p>حق نے فرمایا میں ہوں اوسکا خیر                  اور اقام ولادت آگے                  کھول دو میں آسمانوں کے جواب                  دید باسورج کو اک نور عظیم                  عورتیں جتنے جنین سب جنین                  جب ہوا آغاز مجھ کو درد نہ                  علم میں میرے کسی کو بھی نہ تھی                  تھی میں تنہا گھر کے اندر مضطر                  اوسکا بازو میری دل کو چھو گیا                  رعب تھا یاد درد تھا بارنج تھا                  مینی ومان پایا سو اوسکو پی لیا                  میری کرتی میں وہ خاطر واریان                  کون میں یہ اور کھانے آئی میں</p>	<p>بے پردہ رہے یہ بی تیرا صغیر                  نو چہنیے جبکہ پورے ہو گئے                  یوں ملا یک سے کا حق نے خطاب                  کھل گئے ایو اب جنات نعیم                  اور ہوا حکم خدا اس سال میں                  ات اس حال میں کہنی میں یہ                  اور اصلا کچھ خبر اس حال کی                  طوف کعبے میں تھے عبدالمطلب                  ناگھان اک طاہر ابض اوڑا                  بس وہیں جانارنا جو کچھ کہ تھا                  یک پیالہ شربت خوش رنگ تھا                  دیکھتی کیا ہوں کہ میں کچھ بی بیان                  دیکھ کر اذ کو بہت گہرائی میں</p>
---	---

۱۳

نیرانی غم سے کچھ پر  
 جبکہ یہ سلمان سب کے بول  
 مقام قیام  
 نب محمد مصطفیٰ پیداموس  
 احمد خیر الود پیداموس  
 سوس گئے تھی سب میں غلام  
 اس کے نوزالید سب پیداموس

سو ظہور  
 سب سے تیرا پیداموس  
 قاب فوہین کا جو تھا غالی مقام  
 دلی ملک دست پیداموس  
 لڑائی کا پیداموس  
 جملہ خاص فوہین پیداموس  
 زینت سلطان کار باقی غلام  
 سب سے فوہین پیداموس



المستأمن المستأمن  
المستأمن المستأمن

الشيخ محمد بن عبد الله بن محمد بن عبد الله

اسلام ای سجدہ آور دست نثریف

السلام ای سلام  
السلام ای سلام  
السلام ای سلام

اب وہ فوق المتبی پیدا ہوئے  
شافع روز جزا پیدا ہوئے

ہووی فوقیت جسے بریں پر  
شکر نہ عا ہوں گے واسطے

السلام ای بناجی

The image shows a document page with a large, dark, irregular stain on the right side. The page contains faint, mostly illegible text and a header section at the top. The text is too blurry to transcribe accurately, but it appears to be a standard document layout with a header and several lines of body text.

[illegible]

سلام ای فاضل

السلام سے سرور دنیا و دین  
السلام اسی راہی راہی

استقام ای مطهر است خدا

استاد ای سید عالم

السلام ای سرور شاه رسول  
السلام ای مقتدا ای اصعب

استقام ای واقف اسرائیل  
استقام ای پیشوای انبیا

10

*[Faint handwritten notes at the bottom of the page]*

۱۰۰  
 ۱۰۱

ایک بار جوئے کی گارانتی

نظام ای مسکنت دار است  
اولی امور ویران و وجود

مسجد جامع قزوین

السلام ای کامیاب  
السلام ای کامیاب  
السلام ای کامیاب

سلام اسی سلام بخیر عیضا است  
سلام اسے ملک تو و ذرا تعمیر

است ای قانع ای ذات  
است ای کور را قسیم

السلام ای حاجی ظلمت ستار  
السلام ای حاجی نور و ضیا

الحمد لله الذي جعلنا من عباده الصالحين

السلام ای سلطان  
عاشق صدق و صفا  
منازع زور و جفا

10/10/2010

*[Handwritten signature]*

السلام على من



فضل ہے ایسی بہ جنت یہ نعمت  
 اور وہ جو صاحبزادہ کا  
 ہنر بولیدین یہ ہر کام میں  
 محض بولیدین میں ہر کام میں  
 ان کے ہنر بولیدین میں ہر کام میں  
 ان کے ہنر بولیدین میں ہر کام میں

میں کتاب میں خاص خاص سبب میں  
 لڑکوں میں محمد لڑی اوسمیں کلام  
 ہے مواہب میں ہی اسکا اتمام  
 اوسمیں حال اول سے ہوتا انتہا  
 اور مواہب میں حوالہ دوسرا  
 غیر بخدی یا کہ اوسکے پیشوا  
 ایسی ہی جو مجلس سلاو کے  
 میں مخالف اسمیں بے جہور سے  
 قسطلانی نے مواہب میں لکھا  
 ابن جوزی نے کہا جب بولہب  
 فرج کرنے سے شب میلاد کے  
 جو سلمان امت احمد سے ہو  
 سرف جو ہواو سکی قدرت میں کرے

فتوے میں بالاختصاص سبب  
 انیسویں اوسکو گزرو اسلام  
 اور حوالہ ہے بہ مصباح الظلام  
 مستغنیان رسول اللہ کا  
 نسخہ تحقیق حضرت کا دیا  
 اور کوئی اوسکا کہہ ہو سکتا تھا  
 میں یہ بخدی سخت دشمن ہو گئے  
 قبیح میں نفس اور شیطان کے  
 سمجھت ارضاع میں ہے یون کہہ  
 جسکے ذم میں سورۃ قرآن حب  
 پائی ہے تخفیف وہ تعذیب ہے  
 اور خوش حضرت کے وہ مولد ہے  
 خراج احمد کی محبت میں کرے

محض بولیدین میں ہر کام میں  
 ان کے ہنر بولیدین میں ہر کام میں  
 ان کے ہنر بولیدین میں ہر کام میں  
 ان کے ہنر بولیدین میں ہر کام میں  
 ان کے ہنر بولیدین میں ہر کام میں  
 ان کے ہنر بولیدین میں ہر کام میں

محض بولیدین میں ہر کام میں  
 ان کے ہنر بولیدین میں ہر کام میں  
 ان کے ہنر بولیدین میں ہر کام میں  
 ان کے ہنر بولیدین میں ہر کام میں  
 ان کے ہنر بولیدین میں ہر کام میں  
 ان کے ہنر بولیدین میں ہر کام میں

محض بولیدین میں ہر کام میں  
 ان کے ہنر بولیدین میں ہر کام میں  
 ان کے ہنر بولیدین میں ہر کام میں  
 ان کے ہنر بولیدین میں ہر کام میں  
 ان کے ہنر بولیدین میں ہر کام میں  
 ان کے ہنر بولیدین میں ہر کام میں

سید نے بالاجماع اسے نائب کیا  
عقد جوہر میں ہی یہ ہو گیا ہے  
وقت ذکر رسولؐ مذکور ہے  
اور ذکر رسولؐ کے سوا کسی اور شخص کو  
ذکر وراثت و وصیت کی کرام  
بظاہر اسوایہ میں مذکور ہے

ابن وحید جو امام وقت تھا	ابن جوزی تھا بڑا جو مقتدا
شیخ نووی جنکا ہوشیار تھا نام	ابن طغرل مقتدا ہی خاص و عام
ابن فضل استاد و استاد تمام	ابن نعمان تھا ابو عبد اللہ نام
اور جمال الدین عجیب شیعہ	اور امام وقت یوسف بن علی
شیخ عالم شیخ ابو بکر حجاز	شیخ منصور استاد اہل از
ابن بطاح اور کثا نے امام	اور ظہیر الدین بن جعفر ہمام
اور استاد جہان حافظ نصیر	شیخ عمر جو بن محمد تہی شہیر
شیخ صدر الدین امام شافعی	شیخ شمس الدین محمد ناصر
اور یہی صدقا امامون نے لکھا	اس عمل کی حسن کو ہی جا بجا
الغرض انہیں سے جو شہور ہیں	بروفاق مذہب جہور ہیں
کوئی منکر مجلس میلاد کا	آج تک یہی نہ دیکھا نہ سنا
اور کوئی طاہری بخدی اگر	ہو تو اس کا قول کب ہے معتبر
بعض نجدیہ سے ہے ہمنے سنا	ذکر رسولؐ پر کہڑا ہوتا ہرا

جب کو تعظیم کے سبب بار بار  
پر جھجکا اور آگیا ہے بے قرار  
موسیٰ پر دل میں پریشانی  
موسیٰ کی تباہی میں شغول غیہ  
موسیٰ کی تباہی میں شغول غیہ

۱۷

مرحوم احمد مرحوم ای ذکر یاد  
اس زبان پر یہ کیا تو نے گزرا  
یہ سلاقی تھی کہان میری زبان  
چاہئے لاف کیمن کے ہوسکان  
پر یہ ہے بندہ نواز کا کمال  
کچھ نکرنا اپنے رستے کا خیال  
جدا جس جان میں ہو فکر یاد

ابن کثیر کا یہ ہے اور سب بحث  
ذکر ذکر یاد ہے اور سب بحث  
ابن کثیر کا یہ ہے اور سب بحث  
ابن کثیر کا یہ ہے اور سب بحث  
ابن کثیر کا یہ ہے اور سب بحث

دارم بدل زار نشا حضور  
 روح دول و جام نیمه قربان بدین  
 بے حد لطف تو رسیدن نوا  
 رنماد دس ازنی ایمان بدین  
 جان شدم از تو قریب و در جان بدین  
 بنی بانی تو سبک و در جان بدین  
 سعادتمند لطف و کرم و رحمت عالم  
 تا چند من خسته و حیران بدین  
 عشقت بفراد دل این که خود را  
 شوریده به یمن بی پایان بدین  
 کین هست خود باری چون طارک بدین  
 پرواز نامم به کلستان بدین  
 نور نیست که در دیده غشای تو بدین  
 از نام و در و کوچه و بینان بدین

بسم الله الرحمن الرحیم  
 مجموعہ قصائد

صد ستار میفرسایم ای در دریا وجود	در جوامع لب کشا ای غنچه باغ وجود
السلام ای انکنا از جبه آدم شافت	نور پاکت کس نبرد از قدسیان آورد
السلام اے انکنا ابوالشفاع و شرف	جزر کلید لطف تو بر خلق نتواند کشود

قصیدہ

اے باد صبار و موسوی بستان بدین	گو کور نش بندہ سلطان بدین
تسلیم و سلامم برسانی بجالبش	صد گونه تحیات بجانان بدین
من عبد تحیات بگوئی ز زبانی	کان از تو شرف فیه میدان بدین
از مرقد پاکت که مطاف فلک را	صد چند شد افزون ز خاں بدین
از قرب خود اقدس شرف و ملک را	قرب تو شرف داد بسکان بدین

در بستان پر سر سبک لادایا  
 دریا محبوب خدا و نابین  
 غنچه ابرشا خلق که دلش آویا  
 سون بعلبکیت قمری آویا  
 رحمت عالم کارشاد آویا  
 رحمت عالم کارشاد آویا  
 واکه کثرت و خدا آویا



9

عفو حق رحم محمد و صد شکر | کہ کن مونس سب سے ابرو آریا

انسان

چاک کس دن شب بھر لگا لیا سو کا  
 کہ بہار آئے ہم آغوشِ معن کیا سو کا  
 باقی و مطرب و محی ابر و بہار سو کا  
 کب ملیگا مجھے وہ بادہ کہ حسینِ مخلوط  
 کب میرے سو مجھی سیرِ مقاماتِ حجاز  
 شورستانِ کرمی کب یہ دل افروزہ  
 کوئے سال بن کس ماہ کس دن کس  
 وصل کی صبح کا کب ماتمیں دانا سو کا  
 کب بہتیا بہنِ عشرت کا یہ سانا سو کا  
 لبِ جو سائے از طرفِ گلستان سو کا  
 چند قطرہ عرقِ چہرہ جانان ہو کا  
 تب یہ تب ناقہ لیلی کا حدِ نچوان ہو کا  
 کب میرے ماتمیں وہ غنبر لڑان سو کا  
 مدفنِ مستِ مدینہ کا بیا بان ہو کا

الفصل

جام خور کب مے عشرت سے لبا ہوگا	درمیانہ کھلے مے یہ دن کلب ہوگا
کب مکتب مئی نوشین سے خم شب ہوگا	بادہ عیش سے لبریز ہو کب سا غماہ
لب لب کب سا فی سے میرا لب ہوگا	میں کلگون لب میں گون سے بھٹا مجھ

فہم صفا میں ہیں اس صفا کا علم ہونا  
دوم میں ہیں اس صفا کا علم ہونا  
تیسرے صفا میں ہیں اس صفا کا علم ہونا  
چوتھے صفا میں ہیں اس صفا کا علم ہونا  
پانچویں صفا میں ہیں اس صفا کا علم ہونا  
اس کے مقدار اثر اور مہم  
ان جو

اگر دانشمندی کی کوری ہو گا  
 یہاں توں دفعہ مرگان دہر ہو گا  
 سر یا ظلم قرآن شہر ہو گا  
 ایضاً  
 ہاتھ میں دھنیاں پھینک دینا  
 یاد ہے ہر طرفیت کاغذ دہا ارشاد

عقل و دین جو کو کہی کچھ نہیں  
 قرب حق خلق سے بس اس کے تو سچ  
 متوجہ خیر گیرے مخلوق خدا  
 کام ہے آپ کا بس اسکی مدد فرماتا  
 عادت ایسی ہے کہ حاجت توفیق  
 کیا کہوں جو برکات اسکو کہ توفیق  
 ایسے لوگوں سے جو میں جسدان  
 اور ہودہ متوجہ بسوی عقدہ کث  
 التفات اس کے طرف ہی کث تو میں  
 شوق میں مدح کے اور مدح نہیں کر  
 پھر مجھے مدح کے لائق کوئی مضبوط  
 اور ادن سب میں جسے ارفع و اعلیٰ  
 مدح کے پائے پائین کے نہ لائق پایا

جو شخص ہے کمال اوس میں شریعت  
 حق او خلق میں ہے واسطہ وہ نفس فقیر  
 رحمت عالمین میں نازل تا باہر  
 جسکی بہت ہو مصیبت میں اور کرم مال  
 کسی حاجت میں توجہ جو کری کوئی اور  
 اور توجہ جو کری بے غرض دنیاوی  
 نہ جہنما کہ یہ حضرت کا توفیق ہے حاصل  
 جو جگر دار کہ مشتاق کسی چیز کا ہو  
 ہے یہ تحقیق کہ فرماتے ہیں حضرت فی الفور  
 کیا کہوں کیا کہوں میں جو کچھ او میں ش  
 طائر فکر نے کی حد سے ہی بڑ کر پرواز  
 ہے جو کچھ حوصلہ فکر میں عالمے مضبوط  
 گرچہ پایہ تھا حقیقت میں اس کا بلند

اگر دانشمندی کی کوری ہو گا  
 یہاں توں دفعہ مرگان دہر ہو گا  
 سر یا ظلم قرآن شہر ہو گا  
 ایضاً  
 ہاتھ میں دھنیاں پھینک دینا  
 یاد ہے ہر طرفیت کاغذ دہا ارشاد  
 اگر دانشمندی کی کوری ہو گا  
 یہاں توں دفعہ مرگان دہر ہو گا  
 سر یا ظلم قرآن شہر ہو گا  
 ایضاً  
 ہاتھ میں دھنیاں پھینک دینا  
 یاد ہے ہر طرفیت کاغذ دہا ارشاد

یہاں توں دفعہ مرگان دہر ہو گا  
 سر یا ظلم قرآن شہر ہو گا  
 ایضاً  
 ہاتھ میں دھنیاں پھینک دینا  
 یاد ہے ہر طرفیت کاغذ دہا ارشاد



جملہ جہاں میں ہے حضرت علیؑ  
 جہاں میں ہے حضرت علیؑ  
 جہاں میں ہے حضرت علیؑ  
 جہاں میں ہے حضرت علیؑ  
 جہاں میں ہے حضرت علیؑ  
 جہاں میں ہے حضرت علیؑ  
 جہاں میں ہے حضرت علیؑ  
 جہاں میں ہے حضرت علیؑ  
 جہاں میں ہے حضرت علیؑ  
 جہاں میں ہے حضرت علیؑ

یہ نسبت کا کرشمہ ہے عجیب کیلئے اگر تڑپا	سلاطین جہاں سے رتبہ بند وہی محمد کا
ہے معراج محمد ذات جب پر کری کیوں کر	تخل عرصہ امکان کا پوی محمد کا

ایضاً

ہوا اصل اصول روح و عالم دم محمد کا	ہوا اور دل عالم علم ہر دم محمد کا
مسعد او سکا اللہ اور ہوا طالع رسا	مسعد حد سدرہ کو ہوا ادم محمد کا
ہوا او سکا ارادہ دور دار الملک مالک کا	علاء مرصد سدرہ ہوا سلم محمد کا
اے سطح ہوا حوالہ روح اس عالم آرا کا	کہ ہو سودہ عکس کرم عالم محمد کا
رسل داؤد و ہود و لوط و صالح و عیسیٰ	لو اکا حامل اول ہوا آدم محمد کا
ہر اس اللہ کا حواء آدم کو ہوا آدم	ملا حواء ادم کو سہارا دم محمد کا
الہا وہ مسلل حور کا کاکل ملک کو ہو	ہمارا دام دل ہو سلسلہ محکم محمد کا

ایضاً

کیا کہوں جو مرتبہ ہے حضرت علیؑ	جنکو پیغمبر نے جنت میں رفیق اپنا کھا
پاؤں کھولے بے تکلف گزین چینی	بیر گز صدیق اور فاروق کا اوجا ہوا

جہاں میں ہے حضرت علیؑ  
 جہاں میں ہے حضرت علیؑ  
 جہاں میں ہے حضرت علیؑ  
 جہاں میں ہے حضرت علیؑ  
 جہاں میں ہے حضرت علیؑ  
 جہاں میں ہے حضرت علیؑ  
 جہاں میں ہے حضرت علیؑ  
 جہاں میں ہے حضرت علیؑ  
 جہاں میں ہے حضرت علیؑ  
 جہاں میں ہے حضرت علیؑ

بیعت رضوان میں کیا رتبہ تھا جس نے  
 مانا کہ کو اپنے کہیے مانا ہی تھا نہ مانا  
 ہر ذوالنورین الہی تو محمد بار کو  
 نور ظاہر کر عطا اور نور باطن کو عطا  
 ایضاً

بیعت رضوان میں کیا رتبہ تھا جس نے  
 مانا کہ کو اپنے کہیے مانا ہی تھا نہ مانا  
 ہر ذوالنورین الہی تو محمد بار کو  
 نور ظاہر کر عطا اور نور باطن کو عطا  
 ایضاً



ایضاً

نہیں آج ہر جگہ فلک سے تفرق ہوا  
نہیں آج ہر جگہ فلک سے تفرق ہوا  
نہیں آج ہر جگہ فلک سے تفرق ہوا  
نہیں آج ہر جگہ فلک سے تفرق ہوا

# ایضاً

زمین پر کس تجل سے ہو محبوب خدا آیا	جلو میں اسکے ہو کیے ہلال کبریا آیا
عجب اجلال سے آیا کہ کل ہمار حسنی کے	کمالوں کا تجل ساتھ ساتھ اسکے چلا آیا
جہاں کھتے ہیں جسکو کلبہ تاریک نیر شاہ	منور اسکو جسکے پر تو سے نے کر دیا
یہ عالم ماسوی اللہ مالک پر روح تہا پہلے	دو عالم دم ہی جسکے کہ زندہ ہو گیا آیا
یہ عالم آئینہ تھا تیرہ چکر رنگ آلودہ	ہوئی جسکی کہ آجانی سے ہی اجلا آیا
خدا تھا کتر مخفی تھی نہ کوئی چیز ساتھ	ہوا جس سے کہ راز کتر مخفی بر ملا آیا
ارادہ نقش بند کا فون کا یہ جو کنون تھا	ہو جس سے ظہور کا رگاہ دوسرا آیا
ہر ایک اسم خدا ہی ایک عالم اور عالم کا	جو بید و عدد میں سب کا وہ حصار و آیا
کہ رب العالمین نے رحمۃ للعالمین سکو	کھا ہے دیکھ لو قرآن میں ہی یہ ماجرا آیا
ہوئی جب ایک ذات خاص سمت رب عالم کی	معاذ سے کوئی پوچھوں کہاں گے دوسرا آیا
تخلوب اہل خلاص اور غم افلاس بجا	کہ ہر دنیا میں وہ کان کرم بحر عطا آیا
بجھائے جہاں میں دافع رنج و بلا آیا	گنہگاروں مبارک شافع روز جزا آیا

۲۲

# ایضاً

نہیں آج ہر جگہ فلک سے تفرق ہوا  
نہیں آج ہر جگہ فلک سے تفرق ہوا  
نہیں آج ہر جگہ فلک سے تفرق ہوا  
نہیں آج ہر جگہ فلک سے تفرق ہوا

نہیں آج ہر جگہ فلک سے تفرق ہوا  
نہیں آج ہر جگہ فلک سے تفرق ہوا  
نہیں آج ہر جگہ فلک سے تفرق ہوا  
نہیں آج ہر جگہ فلک سے تفرق ہوا

زانوں میں شرف دہائی اس کا آنا  
 کفاح اسمن وہ فطوحی تندہ کی آنا  
 فطوحی تندہ کی آنا  
 کفاح اسمن وہ فطوحی تندہ کی آنا  
 زانوں میں شرف دہائی اس کا آنا  
 کفاح اسمن وہ فطوحی تندہ کی آنا

یہ رتبہ دوسرے کے واسطے ہرگز نہیں اتیوں جن سے خطاب رحۃ للعالمین آیا کہ اوج قاب قوسین اسکا ایک کئی کر آیا قدم اسکا ہی جوزیب نشیب ما وطن آیا کہ سب ملک سالت اسکے ہی زینکین آیا جب آیا نور حق کے روبرو سایہ نشین آیا	نظر خواص حق کو ہی محمد سے بھی ہے وہ اگر ہر چیز کو حاجت نہیں ہے کچھ محمد سے کا انداز ریت مار ریت کی یہ رفعت سے فرار عالم قدسی کی جسکے رسو زینت سے وہ ختم المرسلین ہے بالیقین اسکے بیعت میں جھپایا ابر کی چادر میں بنجھ خورشید پنا
---	---

### ایضاً

ہلال دلکش مفتاح قفل مدعا آیا مبارک ای مسلمانو نور حاجت روا آیا جو قاسم یزین پر اسمین وہ بحر عطا آیا ظہور کنتر خفی کی ہی جس سے ابتدا آیا نبوت اور رسالت کی ہی جس پر انتہا آیا کہ ہر اسمین میں شمس جرج اصطفیٰ آیا	بحمد اللہ میرے مسلا محبوب خدا آیا، ہلال اس ماہ کا بیشک کلید کنج حیرت کنو غیب کا خازن شہادت کے خزانوں کا یہ دولت ہی خدا دادہ کہ اس ماہ مبارک فضیلت کی نہایت ہو کہ اس ماہ سجاد عجب کچھ اوج پر پہنچا ہی طالع اس مہینے کا
--	--

ایضاً  
 نہیں ہندوئی نعرہ یہ شرب شرب  
 کہ میں بانگ دل آواز دین خداوند  
 شور یا بلبلہ اسنے زخم اندر کھو

۲۴

لفظ شرب دین شرب  
 لفظ شرب دین شرب  
 لفظ شرب دین شرب  
 لفظ شرب دین شرب  
 لفظ شرب دین شرب  
 لفظ شرب دین شرب

خاطر آبلام از تخلیدن سنگ است  
 می کشد سنگ آغوش بر جمعیت  
 خون کفرست که بت میکشدم جادیر  
 بر دل عاشق خو کرده آلام و محن  
 جانی شکست که در یوزه کنم از دگران  
 ای که مرگش جان است فراموشی تو  
 آتش آب هوا خاک طبرناک بین سب  
 آج میخانه گردون بین هی به جوش طرب  
 کیا طرب نه هی احاطه کیا عالم پر  
 هوگی طبل طرب صور سرافیل مگر  
 سرگردان جگر خسته بریان سینه  
 بی طرب جسم جمادات سی بھی آج عیان  
 بر طرب چین دهر ایسا کج آج

غمخواری نیست تو ای خار بیابا دریا  
 میرود تفرقه ای فتنه دوران دریا  
 از حرم حرم اے کعبه ایمان دریا  
 شادی آورده هجوم ای غم بحران دریا  
 بنده خاص تو ام ای شیه جیلان دریا  
 ای که یاد تو بود حرز دل جان دریا  
 ارضی و ساکن افلاک طبرناک بین سب  
 ساغر و شیشه خم قناک طبرناک بین سب  
 غم و غمیده و غمناک طبرناک بین سب  
 روحین عالم کی دو بیباک طبرناک بین سب  
 چشم پر خم دل صد چاک طبرناک بین سب  
 ز فقط صاحب ادراک طبرناک بین سب  
 گل و غنچه خس و خاشاک طبرناک بین سب

۲۵

فقط نشستی در سحر کوکب  
 مستی که در جلال طرب  
 بودم با هم جو غلام  
 سواد صاحب بولال طرب  
 قدس از روح قدس آج  
 قدس از یک طربناک بین  
 قدم ازین سر و عالم زمین  
 ساکنان که حال طربناک بین

جلیل تو چین و چکر  
 شوق کل نواد نوالا  
 نمی دست و پل کل  
 پر از شمع ما و نثار نیست  
 اورین خلوتی این غریب

عیسی دامن بین سب  
 دیدم ای غزال غن از خطامیا  
 کاین مرغزار آسود و عین سب  
 از آند دشت نفسم گوشتش را  
 محسوس لفظهای عرب و سب  
 علوی و سفلی آده هست از خم غن

از خرقه در و که ز صبا  
 در میان بین  
 نفس عیسای  
 در جهان ناردی  
 هم که در ناز  
 روحی ازین آفتاب

ایضاً  
 چنان میں زور ہے کہ شہزادہ مرزا جان  
 نہ کیوں ہو مولد محبوب کی لیاؤں  
 جہان کے ہر تہہ ایسا ملتا ہے  
 ہر ایک ذرہ ریک آفتاب کی  
 جہان کی طیب جہان میں ایسا ہے

میلاد بر گزیدہ رات  
 شب بیاہی فی صبح ہوئی عروسی  
 بونی مسکندین اور دست قدس  
 فلک عرب کو دیو کی سمیلا

میلاد بر گزیدہ رات  
 شب بیاہی فی صبح ہوئی عروسی  
 بونی مسکندین اور دست قدس  
 فلک عرب کو دیو کی سمیلا

معنیات کو ہی نشوونما آج کی رات	ہے نباتات میں حیوانی ذکا آج کی رات
زیب ممکن کوئی باقی نہ رہا آج کی رات	حق تزیین کیا وہ جب ادا آج کی رات
ایسے محبوب خدا کیون ہوا آج کی رات	ہے مگر مولد محبوب خدا آج کی رات
حاجت ہر ایک کی سونی ہے قضا آج کی رات	روسیا کی نہیں ہوئی دعا آج کی رات
جوان طائر ملکوت ہوا آج کی رات	ہو گئے مست طرب ارض و سما آج کی رات
جلوہ نور آتری ہے کہا آج کی رات	ہو گیا محن زمین عرش فضا آج کی رات
یروہ جن ابدی ہے اوٹا آج کی رات	کھل گیا سر خدا مثل ضحا آج کی رات
جوشن حق کا یہ بحر عطا آج کی رات	وقف مخلوق ہوئی کان سخا آج کی رات

### ایضاً

تہنات خوشی سے صبح نہ روٹا آج	اوج فلک منہ پہ بھی پہوش آج
نور آج نوبلق آسمان میں ہے	کلاشت عید گاہ زمین کا طلق آج
نور عرب محیط بسیط زمین ہوا	فارس کے نارشم سے غرق آج
اڑتی ہیں منہ پر اہل ہوا کی ہوائیاں	اور بیشمار کفر کے دل پر قلق آج

چمن میں دیر کے کیا تازہ گل آج  
 دو کو بوج و طالع محیط در آج  
 نہ تار کی کہ چاند صبا ہے آج  
 باقی ہے آج ہر ایک دم آج  
 ہوا کے دیر کی کہ اور ہی ہوا آج  
 اگر شب شمع و دل نہیں تو کیا باعث  
 کہ آگے آگے غل صبح کی صفائی آج  
 اجنبی آج دعا کے طلب میں آج  
 درخت و فصل خدا کا آج  
 یون ہو کو دین میں سال آج  
 ایضاً  
 ادب شہ عالم کا ہے میلاد آج  
 سر پہ ہوا لاک کا آج





فوقی خود منای خود فرود منی تا آنکه از آن  
 فخر نام من بختی از خود منی تا آنکه از آن  
 فخر نام من بختی از خود منی تا آنکه از آن  
 فخر نام من بختی از خود منی تا آنکه از آن

مباشند نباشد نباشد	شریک خدا و مال محمد
بجز مطلع قاب قوسین سینه	نشدرست بر حال محمد
بود شاه شاهان دنیا و عقبه	غلام غلابان آل محمد
کرے کیا بشر او سکا شرح و شمایل	که قرآن ہے وصف خصال محمد
کردن وصف من کیا سر پر کا کس	که مہربنوت ہے خال محمد
ہی در پیست کا دوجہا نین	من دوست و دانا آل محمد

### ایضاً

فتادہ در کل و لا عدم بود آدم و احمد	بستر تاج نبوت یکہ تازہ عرصہ سرمد
چو گردانید غمان ز راسو بسو وادی	وجود و نباطی از بطون اند ظہور آمد
عوالم مطلقا غیب شہادت علوی و سفلی	فروع جملہ زان شمع وجود منبسط باشد
وجود منبسط ظلی بود از اولین خلقی	کہ در عرف شریعت نور احمد نام میدارد
بعارف نیست حاجت شرح سرچشمہ	کہ در ہر ممکنہ اولیٰ زان نور مجیہ
مہر س از مشرب مست خرابانی کہ در ہر	جز آن محبوب کل چیز نمی بیند نمیداند

فوقی خود منای خود فرود منی تا آنکه از آن  
 فخر نام من بختی از خود منی تا آنکه از آن  
 فخر نام من بختی از خود منی تا آنکه از آن  
 فخر نام من بختی از خود منی تا آنکه از آن

فوقی خود منای خود فرود منی تا آنکه از آن  
 فخر نام من بختی از خود منی تا آنکه از آن  
 فخر نام من بختی از خود منی تا آنکه از آن  
 فخر نام من بختی از خود منی تا آنکه از آن

فوقی خود منای خود فرود منی تا آنکه از آن  
 فخر نام من بختی از خود منی تا آنکه از آن  
 فخر نام من بختی از خود منی تا آنکه از آن  
 فخر نام من بختی از خود منی تا آنکه از آن

چنانچه کتب معتبره در این باب مذکور است  
 چنانچه کتب معتبره در این باب مذکور است  
 چنانچه کتب معتبره در این باب مذکور است  
 چنانچه کتب معتبره در این باب مذکور است

کشف نقیص نشان شیخ اکبر از باب علی بر انگو کرد بے ادبی محی المذنبین بن عبود خیال برتری تو بین شمسو ایمان سحر پارا شناله در خجاده خود را در خم شله عجب نبود از نقیص جلد اولیاء اسد	نقیص پهنر رو خود آخر سیه سازد در آخر باغی عربی هم انکس عناد بزعم باطل و سود اخام او بدان ز طاکوسان جنت خویش را خوش طوطا اگر انقص پهنر ناعهدش ہی جاو
--	---

ایضاً

پھر آئی آگے میرے بلایا علی مدد پھر دشمنان ظاہر و باطن کا ہجوم پھر اضطرابِ لبین میرے چا گیا سوا پھر نارہ ہامین میرے پڑ گئی گرہ مشکل کشا خدا نے جو تم کو کیا تو کو میں خورد لا علاج میں ہوں مبتلا سوا مشکل کشا تو خلق خدا نے کیا ہنجر	پھر مبتلا ہامین ہو یا علی مدد پھر اضطرابِ لبین اوٹھایا علی مدد پھر صبر نے جواب دیا یا علی مدد ہے تیری ذات عقدہ کشا یا علی مدد مشکل کو کھولے تیرے سوا یا علی مدد ہی لطف تیرا میری مدد یا علی مدد میں مضطرب ہوں پھر خدا یا علی مدد
---	--

۲۹

۲۹  
 در ذہن محبوب خداوندی سوا  
 غفلت و غصہ کوئی رہی کا فریاد  
 نصرت حضرت کریم خیر خدایا  
 ہم باطل سے کہتے تشریفی کا خیال  
 خود امواج اوٹھایا نہیں بندہ خدا  
 تیرے شوق و مضامین خدایا  
 ذکر استغاثہ و مضامین خدایا  
 کی عبادت و مدد سوا سوا خدایا  
 حوائج پوری سے تفریق کیا گیا  
 عالم بالا و تر بالا سے کہن کیا گیا  
 دیکھ کر کلامیہ کا جو خیال کیا گیا

عالم ازین سرور و نور و علم و عمل  
 از دست مشکل عالم شده صلح  
 ای نبی مولود محبوب خدا  
 اسلام جلو جلال و ابرار  
 اینها مثل قوم داد و نسی  
 کلامی که او را  
 اینها در ظرف ذہن

ایضاً  
 عزم پر و از بگوشتی و خندان  
 بیستم شوق تمام کلمستان دادم  
 ای خوش آنروز که در کلمه کلمه  
 در این روزگار

آمد حرفت نفس کی ہو گئی مسدود راہ نہ نسل نہ خوش خون بگاہے یہ چل گیا تجربہ ہے خضر ہو جاو جاوے دلیں جو سببہ چلتی ہو گیا آنکھوں میں جا پر گئے نوح حق آنکھوں کے آگے بس چک جاتا تھا ساقی کوثری اطہر ملا دین اجی تھا	آہ حبیب سے رو بہ شمالی کا نہا آنکھ کے پردہ نہیں اس کی لالیہ کا خیال قبضہ خضر کی اوس سرسبز حال کا خیال بندہ گیا یہ شبکہ عالی کی جا لیا کا خیال اسی ہے جھوٹ اوس الماس حال کا خیال رہست آجائی یہ ست لاو بیا کا خیال
--	---

ایضاً

شب میلاد چہ شہریت کہ ہست اینکہ لقمہ نہ ہمین قول مست شب میلاد شب معلوم است عقل تجویز عدلیش نکند	مولد نظم سید اول بہ ازل خاتم گنج کلمات اول شب مولد ز شب قدر افضل ہست ارشاد امام حسین شب قدر آرزویش طول اہل بنود و بدہ حق بین احوال
---	---

شب میلاد چہ شہریت کہ ہست  
 اینکہ لقمہ نہ ہمین قول مست  
 شب میلاد شب معلوم است  
 عقل تجویز عدلیش نکند

عالم ازین سرور و نور و علم و عمل  
 از دست مشکل عالم شده صلح  
 ای نبی مولود محبوب خدا  
 اسلام جلو جلال و ابرار  
 اینها مثل قوم داد و نسی  
 کلامی کہ او را  
 اینها در ظرف ذہن

# ایض

میں نے اس کو دیکھا ہے کہ اس نے اپنے  
 دل کو اس کے سر پر رکھا ہے  
 جس کو اس نے اپنے سر پر رکھا ہے  
 جس کو اس نے اپنے سر پر رکھا ہے  
 جس کو اس نے اپنے سر پر رکھا ہے  
 جس کو اس نے اپنے سر پر رکھا ہے  
 جس کو اس نے اپنے سر پر رکھا ہے  
 جس کو اس نے اپنے سر پر رکھا ہے

وہ اوں شاہ شفاعت کے ہوا دین میں	وہ دیا خاص جسے لک شفاعت
واعظا سر نہ بہر اراقف اسرار میں	کسی شافع کی شفاعت ہو نہ آذن
اون طواغیت کے طام سے ہزار میں	لفظ اوتیت کے سنی بھی نہ سمجھیں جو
حق کے بعد شفاعت کے کہ غفار میں	رحمت حق ہے احمد کی شفاعت کو سبق
نقل طاعات یا ہے جو سکبار میں	برکت عشق محمد ہے یا زائر خشک
جسم کو سہد میں رکھتی ہیں کھار میں	خانہ دل تو رب ملک عرب لیکن
لیک یہ ہی نہیں کہہ سکتے کہ مختار میں	گرجہ کر سکتے نہیں دعویٰ مجبور محفل
بے سبب کیا ہے کہ دور از درد لہار میں	جسے افسانہ بیکار سخن ہے کہ عیاف
ناحق او نام جدانی میں گرفتار میں	نور احمد ہے احد ظل احد ہے احمد
ہے ہی وہم جدائی کہ نمودار میں	مرض محک و درد سیرا و جنون
واہ کیا عالم سستی میں ہی ہزار میں	ہے احمد کو احمدی کی نشے میں جگر
اسی حکمت کے محمد سے طلبکار میں	چاہے ششتر لامریم الا او سکو
طالب حال سرار پرہ اسرار میں	حجت و کشف سے چرند کہ ہو معلوم

۳۱

ایض  
 کلک روح دل اعداد محمد دارم

کیا ہے ہر کسی کے لئے  
 میدان احمد کی گرجہ جہان دوم  
 ہے وہ کہیں عرش و قون و مکان  
 سیکار ہے اوسکی پریشی لاکھین ہوم  
 ذات اوسکی ہے جو فانی توں کان

ہے اس سبب سے کہ اس کو ہے نینو نظام کی  
 شامی قسم اوسکو ہے نینو نظام کی  
 ہے اس سبب سے کہ اس کو ہے نینو نظام کی  
 صدقہ اس کے دست کہ کلا دارم  
 ہے اس سبب سے کہ اس کو ہے نینو نظام کی  
 ہے اس سبب سے کہ اس کو ہے نینو نظام کی  
 ہے اس سبب سے کہ اس کو ہے نینو نظام کی  
 ہے اس سبب سے کہ اس کو ہے نینو نظام کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 در بیان فضل کاغذ داغین

الفصل

در بیان حضرت فاروق کا خیال آیا  
 کمال دین است کا یہ ایسا کمال آیا

کمال دین است کا یہ ایسا کمال آیا  
 کمال دین است کا یہ ایسا کمال آیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 در بیان فضل کاغذ داغین

عجب چار ہے کچھ اپنے دماغ میں موم  
 رضوان چار ہے ریاض خلائق میں موم

ہو لائیں سہاگن کل پرین ام  
 مولد ہے اسکے واسطے جسکی بیہوش

الفصل

ارکان کا فضل جبریں اونیہ جبریں  
 ثابت ہوا ہے جتنا سودہ پار غار میں  
 ستر خدا کا پاک کے وہ راز دار میں  
 ہر حال میں جہان میں نبی پر تار میں  
 غازی زمین رخ زمین وہ عکسار میں  
 بعد از وفات ہے ہم اونکی مزار میں  
 مخبر جواد کے حضرت عصمت شمار میں  
 ویدار سے رسول گئے وہ اکبار میں  
 پیار سے چھائیں مہر ہے ہشمار میں  
 جنکے کے فضل خاص مزار ان ہزار میں

محبوب حق میں جو محمد کے یار میں  
 ان چار میں سے فضل خدا کلام  
 کیا ستر حق ہے اونکو محبت ہے کھا  
 کیا ستر خدا عنایت کیا اونچین  
 نبی اوج عرش پر سے وہ اس سول  
 قربت نبی سے ہی اونہیں مال جات میں  
 جنت میں ہی رفیق نبی ہو سکے بالقبر  
 دوزخ حرام اونکو ہے بدیشہ جو سرفراز  
 کیا عزت اونکی ہوگی کہ چہ رسول کی  
 کیا عصمت اونکی ہوگی جو حضرت خیر

جسین سے اونکی ماز جہان ایگو  
 قدم سے اونکے دل کفر یا مال کیا  
 کیا نہ ہو کفر کو تاب اونکی تہ نہ کیا  
 کہ غفل اونکا موجب دفع محال کیا  
 کھر فرار مفر کیا سوا دھن کا فر کیا

کرم سار اونکا ہے شہباز پر بال آیا  
 زمین کو اونکا ہے اکبر زار میں بال آیا  
 وہاں نذر زلزلہ ہے جیت بال آیا  
 جہان میں جیت کر احکام اسے بال آیا  
 اسے حکم میں اب اسکی خیر بال آیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 در بیان فضل کاغذ داغین

الفصل

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 در بیان فضل کاغذ داغین











اس سب سے پہلے میں یہ جان لینا چاہیے کہ جو شخص اپنے آپ کو خدا کا بندہ کہتا ہے وہ کون سا بندہ ہے؟  
 اگر وہ اللہ کے بندے کی صفات سے ہم آہنگ ہو گیا ہے تو وہ حق تعالیٰ کا بندہ ہے ورنہ وہ کون سا بندہ ہے؟  
 اس سب سے پہلے میں یہ جان لینا چاہیے کہ جو شخص اپنے آپ کو خدا کا بندہ کہتا ہے وہ کون سا بندہ ہے؟  
 اگر وہ اللہ کے بندے کی صفات سے ہم آہنگ ہو گیا ہے تو وہ حق تعالیٰ کا بندہ ہے ورنہ وہ کون سا بندہ ہے؟

حق تعالیٰ کی بلائی اور ہون پر عیاں  
 شاہد ان سب کا تفسیر و حدیث و قرآن  
 ایک صندوق کی لکڑی کی تھی شکوہ  
 اور فرشتوں کے اوٹھانہیں یہ نص قرآن  
 تاب تو ستین بھی چکر گئی جس کے گمان  
 ہے وہ مردود خدا اور ثواب ایمان  
 جتنا تھا موی مبارک سے شرف و تاج  
 حل مشکل کی متنا سے وہ تہا تہ و تاج  
 اسکے پانچ سو تھے تھے تبرک وہ بجان  
 اور اسے جتا تھے درو کا اپنے دران  
 دیکھ لے صاف بخار میں لکھا ہے بیان  
 کہ کلاہ اوٹنی میں تھے موی مبارک  
 حلہ خالہ نے کیا سخت نہایت و مان

اور جو کچھ سوئی بی او بی سے آرا  
 دین کی ساری کتابوں میں لکھا ہے  
 سوئے طور کی نعلین و عمارت سب  
 حق نے طاوت کا فرمایا آیت ملک  
 او سکے آثار کا کیا رتبہ دنیا ہو گا  
 اوٹنی تعظیم و توسل سے جسے ہوا کار  
 ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 رنج کچھ پیش جو اصحاب نبی کو آتا  
 وہ کرا دیتے تھیں اون سکوزیارت کی  
 سبب دفع الم جانتے تھے سب او کو  
 کسی شکر کو گر اس بات میں کچھ تو شکلیک  
 اور شفا میں ہے لکھا قصہ خالہ اسطور  
 گر شری ایک لڑائی میں وہ ٹوپی اوٹنی

معذرت لوگوں سے کی یہ بھی گواہی  
 جس لڑائی میں کہ وہ تاج ہوا تہا  
 دانا فتح ہوئے میری دہان بالا  
 الغرض ناسن دو جتہ ردا اور عصا  
 زارہ و کفش و قلع اوٹنی فضل کا بیان

اور کھانا جو تعظیم و توسل سے آتا  
 اوٹنے وہ سب احادیث و روایات  
 ایک ایک سے بیان لکھا ہے جو حق تعالیٰ کا  
 حل کچھ پیش جو اصحاب نبی کو آتا  
 وہ کرا دیتے تھیں اون سکوزیارت کی  
 سبب دفع الم جانتے تھے سب او کو  
 کسی شکر کو گر اس بات میں کچھ تو شکلیک  
 اور شفا میں ہے لکھا قصہ خالہ اسطور  
 گر شری ایک لڑائی میں وہ ٹوپی اوٹنی

خالہ خالہ نے کیا سخت نہایت و مان  
 خالہ خالہ نے کیا سخت نہایت و مان  
 خالہ خالہ نے کیا سخت نہایت و مان  
 خالہ خالہ نے کیا سخت نہایت و مان



۱۰۰

ایضاً

زبان دول سده

فروغ فردوسی

عبدالحق بن محمد بن عبدالحق

وہ خود اس کے  
تعمدہ کی اسکا  
اس کے ہم

بخوان و بنویس.

بر محمد  
بر نفاذ

محمد و جبت ارتقا معین الدین  
محیط دائره اعتلا معین الدین  
سنا، نور و راء الورا معین الدین  
شه و لایت ملک و لا معین الدین  
عیان بعین بود عون یا معین الدین  
هم از خداشن نباشد جدا معین الدین  
اعن عیونک یا عون یا معین الدین  
سیح نام تو یادت و و ا معین الدین  
علاقه ایست که داریم با معین الدین  
ترجمی من خسته یا معین الدین  
بده تو دوست باشکسته یا معین الدین  
ز شاه مصطفیٰ اصطفا معین الدین  
بانی منی صاف صفا معین الدین

علاء عرش کمالات و کرسی توحید  
محدوی که دو قطبش بود جلال و جمال  
ضیاء شمس و لایت چکا بدر کمال  
ولی و الی و مولی الموالی اولی الكل  
معین عین اعانات و مستعان بهر  
بحکم عقل نباشد خدا معین الدین  
طهور مغنی اعیان ما ز عین تو هست  
مرضی بحر تو از هر علاج مستغنی است  
بدانکه جل متین خدا بخدمت ما  
گدائی کوئی تو ام غیر از این پنا نیست  
گدائی کوئی ترا پاشکسته بر در تو  
گدائی میکند ام جبرئه آرزو دارم  
سرانگه مست بود بر طبع بندگی دارم

بخانه اند تو از آن بود در عطا و بلا  
 بود بقدر عطا و فضل ایما حسین  
 ظهور تفرقه منظور حضرت حق بود  
 میان مؤمن و کافر ز ابنا حسین  
 سر آمدن اهل بیت است بود از حق  
 کمال قرب و شوق خدا از حسین

۳۱

شفا در دلدل و دافع شرار  
 رواست هیچ و انهم کردگار حسین  
 سیادت شهید او سیادت  
 سیادت عرفا خاصش برای حسین  
 است یکپو ند و اراد و ابر

PA

شمع دود دل و دماغ بر سر  
 دوا سے رنج و الم کر کے کجا حسین  
 سبادت شہدا و سبادت  
 سبادت عرفا خاص و برای حسین  
 بودار گوئی قیامت حکم و زوار دال  
 سبک نیست بود از شی و طاعت حسین  
 مصیدہ

三

نام سے تابو کہ نہیں ہے جو کہ جگہ  
 بندہ نہیں بدو کہ نہیں ہے جو کہ جگہ  
 شکر کہ نہیں ہے جو کہ جگہ  
 صبح کہ نہیں ہے جو کہ جگہ  
 آج سب سے ہی سنا جاتا ہے کہ وہ لوگ  
 جو اب اس کو نہیں دیکھتے وہ لوگ

اوس آفتاب و لایکے پر تو سے ہو گیا	جو ہم ثابتہ جملہ اولیا روشن
ابو تراب ہے کیا آفتاب عالم تاب	اوس سے ہی کرۂ ارض ہو گیا روشن
یہ نور حجت علی ہے کہ بیشمار اوس سے	دل سب سے نہ خورشید یا کی روشن
نگاہ مہر سے دیکھا جو اوس سے در کیو	زیر زمین اس کو بہار مہر کی روشن
علی کا نام ہے نام خدا وہ کام روا	کہ چشم کو کر کو کرتا ہے بی ذوق روشن
علی کی یاد ہے جس دل میں وہ شاد و مدام	جس اند میں ہے خیال اوس کا روشن
یقین ہی محکو کہ ہے عکس نور مہر علی	یہ بر سر سینہ میں ہے کچھ جو جانہ صاف روشن

ایضاً

شام کو ذکریہ میں جو سحر کرتے ہیں	نور مازع سے وہ محل بھر کرتے ہیں
صبح تک رہتے ہیں جو سحر کرتے ہیں	شام کو ایسے محل میں جو گزر کرتے ہیں
رات دن ذکر نبی میں جو رہا کرتے ہیں	حق کے صحبت میں وہ اوقات بسر کرتے ہیں
رات اوس ذکر میں دن کرتے ہیں	ولمیں وہ خالق کو نہیں کے گھر کرتے ہیں
زندہ دل جو شب میلاد نبی میں جگہ	حال پر آنے کو رحمت کی نظر کرتے ہیں

انکس خاص سے کیا تازہ ذکر کرتی ہیں  
 آخری مجلس مبارک میں  
 حریفان علم سے اس سال کو نشانہ  
 زندہ جب تک میں ہم نکل کو نشانہ  
 و انما نیر حوادث کا سبب کرتی ہیں

نور مازع سے وہ محل بھر کرتے ہیں  
 شام کو ایسے محل میں جو گزر کرتے ہیں  
 حق کے صحبت میں وہ اوقات بسر کرتے ہیں  
 ولمیں وہ خالق کو نہیں کے گھر کرتے ہیں  
 حال پر آنے کو رحمت کی نظر کرتے ہیں

نور مازع سے وہ محل بھر کرتے ہیں  
 شام کو ایسے محل میں جو گزر کرتے ہیں  
 حق کے صحبت میں وہ اوقات بسر کرتے ہیں  
 ولمیں وہ خالق کو نہیں کے گھر کرتے ہیں  
 حال پر آنے کو رحمت کی نظر کرتے ہیں

نور مازع سے وہ محل بھر کرتے ہیں  
 شام کو ایسے محل میں جو گزر کرتے ہیں  
 حق کے صحبت میں وہ اوقات بسر کرتے ہیں  
 ولمیں وہ خالق کو نہیں کے گھر کرتے ہیں  
 حال پر آنے کو رحمت کی نظر کرتے ہیں

عظمت کا کھنکھانے والا نام نہ ہو جو جنت سر

عظمت کا کھنکھانے والا نام نہ ہو جو جنت سر

کون پست و بالا اس غمت کو

کون غم جو دینہ کا حرم ہو

جو وصف چھتا کسی سے زخم ہو

جو وصف چھتا کسی سے زخم ہو

جو وصف چھتا کسی سے زخم ہو

حبیب چکی ذکر رک سے ہو جیسا کہ حشر میں

خدا دیتا ہے کیا کیا برکتیں اس اہل ایمان

# ایض

جنون شور و فغان میرا تنہا شیر کا گھر  
 یہی خاکستری جامہ ہم آواز و نکابا ناہو  
 جہان لشکر ملک کا عرش سے ہر روز آنا ہو  
 دل عشاق جسکے سننے سے افسردہ ہوتا ہو  
 کہ ہو ہر ایک کو شامل بڑا ہو یا کہ چھوٹا ہو  
 مزہ عشق و محبت کا کھان آؤٹھایا ہو  
 معیت اور جنت میں سچو کو کون بالا ہو  
 محبت کا جو جلوہ ہو وہ عالم سے بالا ہو  
 عیان آؤسکو جسے کہ فن اسرار ہو  
 اگرچہ شہر پر ہنسی پرواز رکھتا ہو  
 طفیل عشق سے کہ جس نے علیا کو بچا ہو

یہ ایمان طرب یار مجھی کیسے چھتا ہو  
 نصبار دشت شیر سے بدن ستور ہونا ہو  
 حقیقت کیا سرگ تہ بند آیا دینہ میں  
 یہ خطروہ اعطا کیونکر نہو لاگو کی قابل  
 بہ وسعت رحمت اللعالمین کہ جو جرحت کو  
 ملک آبا زیارت کو عبادت خوب کی لیکر  
 عبادت کا شرف جنت محبت کا معیت ہے  
 عبادت کے بشیر سو جاے ہوش مل لیکر  
 کہ کے اور عاشق کے جو حال تو نہیں تغافل  
 گزرجبریل کا بس شہی ہو حد رسد رہ نگہ  
 بلال بانو کو کہنے کو کہ معراج محمد میں

حادث کو رسائی ہو وہاں کو کون  
 فانی ہو جلد و اور عین کف قدم  
 ممکن نہیں ہو عالم اسکا کمال  
 و ذرات کہ امکان و خوب اس میں  
 کیا خاک ہو وصف اسکا ادا کون  
 عبادت افق جبکہ وہاں زیر قدم ہو

۴۰

کیا افق سے جوہر سکا رنگ ہے  
 کمال ہو وہاں کو کون کون  
 یہاں جنت میں شوق وصال  
 اور زینت و ترقی و تہذیب  
 کو کس سے ادا شمع مقام ہے  
 ان ذریعہ سبب و سالان کو  
 بلایا ہو جہم اور لب و لہجہ

ایض  
 اگر کیا باد مدینہ کا بیابان کو  
 کون غم جو دینہ کا حرم ہو  
 کون پست و بالا اس غمت کو  
 کون غم جو دینہ کا حرم ہو



نہ کوئی گریبان اگر عجب صفت مختصر  
چھوڑا کا تہہ اور دامان ہمیں

بہت سیدھے نفع انسان کو  
نہ نفع انسان غلبہ کو

مواہفہ چار کارکن کو مبارک  
بہ دور دوری دارین کی

ای خضر تھو مبارک ہے بس آجیا  
اے جلب میں صحر آئینہ کا خیال  
ایک دم دل سے ہایا و مدینہ نہ ہونی  
آیا اوس دشت کے کیا خار مغیلان  
جا جو تین بھر چین گنچھیں بدینہ کے ملے

بجدا خاک مدینہ ہے بہ از جان بھگو  
پھولا انگھو میں نظر اے کاشان  
کر لیا خوب ہی شرمندہ احسان بھگو  
مضطرب کچ نظر آتی ہے راجان بھگو  
بس یہ سمجھیں کہ ملا روضہ رضوان بھگو

مدار دشت زمین پر آب وہ فیاض  
جگہ اندر زمین ان ساکن کم بھگو  
طیب بالین رونق شادی حق بھگو  
صدان کونسی رونق وایان کو مبارک  
محمدی ولادت دین وایان کو مبارک

ایضا

بشر یا ابوالعشر کنو نہ کہلا اور بربر  
وہی بھطر جامع ہی انسان کامل  
بنی الامنیہ سونا نہیں کچ کمال وکا  
نہو مباح اوسکا کیون غرق لچ خیر  
وہ طفل اللہ ہے اور رحمت عالم بیک  
خواص غم کے کاسونین میری یا اللہ  
بڑے جس چیز پر اوسکے گاہ فضا وہ

ابو العالم جو سو اور مظهر اللہ اکبر  
دوئی اسین کسی ذی عقل کو بر گناہ  
حکومت جب کو اسمای الھی پر مقرر  
کہ بحر فیض سے جب تظو حوض شہر  
کہ مجھ سے بیڑا کے بتری پر سایہ کسیر  
میں حب محمد فاطمہ حسین و حیدر  
مہ و خور سے منور گر چہ دے سے بھی

نہ اوسکا جنت کشتان کو مبارک  
مبارک نشکو یاب جو رہ کو مبارک  
محمدی ولادت ان غصیلان کو مبارک  
مجلس بگو میلاد رسول اللہ کی بانی  
عدو و نامبارک ہو عیان کو مبارک  
بہت بھطر خدا میں جو کہ اس مجلس کا بھگو  
رخصت محمدی شاد کو مبارک

ایضا  
فی جہا ملن ہے نوای سر خدا  
نہت ایندہ اندہ ناظر  
نہ غنی نامہ غافل  
کھول اس نامہ غافل  
عالم سفار و غافل  
عالم غافل و غافل



تحت التمسك في سنه ١٤٠٢

١٢٣

الحسن والحسين

الحمد لله الذي جعل في كل شيء  
دروساً لمن يلاحظها

یہ ہے مولیٰ مومن میں تو  
یہ ہے اثر جہنم

خلق کو پر توہِ خالق کا دیکھا ظاہر ہو  
دیکھنا اپنا ہی منظور ہو اظہار ہو  
نہ ملا یہ نہ ملتا ہے سوا اظہار ہو  
دور و مندانِ دو عالم کی دو اظہار ہو  
دو نو عالم تیرے اوپر ہوں خدا اظہار ہو  
مشافعِ روزِ مہکافات و جبرِ اظہار ہو

منظر ذات و کمالات خداوند ہی تو  
حضرت حق منزه کو تیری منظر میں  
خلق کو واسطہ خالق سے بہت کچھ  
مستندانِ دو عالم کی تمنائیں دلی  
غیر مقدم کی تیری ہی یہ خوشی عالمِ سز  
منظر من تیری آمد کے کہہ ہا تمام

اليف

ہے جہاں تشنہ دہان بحر عطاطر  
 رخ پر نور سے پردہ کو او طہاطر  
 باجی خلقی : : : : :  
 بدای باد شہ ملک فی طہاطر  
 شوق میں آجی کعبہ ہی جہک طہاطر  
 دست بستہ جواد سے کھڑا طہاطر

خلق گمراہ ہے ایسی راہ نما ظاہر ہو  
ملکیت کفر ہے نہ ہی روی زمین کو گھیل  
ذات پاکہ آپکی جو خلق خدا کو سیر  
عاب قوسین کا بی اپکی خالی ہو سکا  
مین نہ مرثت حق فقط جتن و شیرازی سزا  
داسطے انکی خدمت کی ملک کا لشکر

افضل

سورج سے پھیل جانے والے سورج کی کرنیں  
سورج سے پھیل جانے والے سورج کی کرنیں

الض

MF

۱۰۰

الصفحة

[illegible]



میرزا شمس الدین عظیمی قزوینی  
 میرزا شمس الدین عظیمی قزوینی  
 میرزا شمس الدین عظیمی قزوینی

میرزا شمس الدین عظیمی قزوینی  
 میرزا شمس الدین عظیمی قزوینی  
 میرزا شمس الدین عظیمی قزوینی

نخت زمردی ہے ہر ایک تختہ چمن ہر فردہ غیرت زرخِ خالص ہوا آج کیون یہ زمین پر طبق سبز آسمان ظاہر زمین ہے جو خدا کی گاہ پر تہ اللہ کا وہ ظل ہے عالم ہے اس کا ظل وہ باغبان قدر کا نخل مراد ہے کار نگاہ شاہ جو عفو گناہ ہے	شبم کا ہر قطرہ درشت ہوا آج کیا زرخار پیرین روزگار ہے گنجینہ جواہر انجم شاربے وقت ظہور سایہ پروردگار ہے عالم رعیت اس کی ہے وہ شمع یار ہے اوس نخل کا تمام جہان شاخسار ہے بندہ بھی اوس نگاہ کا امیدوار ہے
--	--

ایضاً

یہ کیا شب ہے کہ شکر اور اود جزیر میں مقدم ستار آسمان سے سب کے مائل زمین کین اوس سے قلب شکر اور اود جزیر میں مقدم یہ شب جان زبان قلب پر اور روح سرمد عیان زیب و آرایش سے شکر کے لہجہ	سواوشام شب شگ بیاض صبح گاہی ہے زمین کو آج کی شب عوئی گردون پناہی ہے وسط میں ہے یہ شب ظہور وسین شامی ہے زمان و درہ اوس سے منفی سرمد مباحی ہے عطاک کی اوس کو وہ زینت کہ جو کچھ آؤ گاہی ہے
---	---

نزل روح سے یک لہجہ  
 سواوشام شب شگ بیاض صبح گاہی ہے  
 زمین کو آج کی شب عوئی گردون پناہی ہے  
 وسط میں ہے یہ شب ظہور وسین شامی ہے  
 زمان و درہ اوس سے منفی سرمد مباحی ہے  
 عطاک کی اوس کو وہ زینت کہ جو کچھ آؤ گاہی ہے

میرزا شمس الدین عظیمی قزوینی  
 میرزا شمس الدین عظیمی قزوینی  
 میرزا شمس الدین عظیمی قزوینی

میرزا شمس الدین عظیمی قزوینی  
 میرزا شمس الدین عظیمی قزوینی  
 میرزا شمس الدین عظیمی قزوینی

وہ روحانی خلق کی عقل کی طرف سے  
فیض اسکا عالم حال عبادت و عبادت  
نور و حیات ہے جس میں نور و حیات  
وہ روحانی خلق کی عقل کی طرف سے  
فیض اسکا عالم حال عبادت و عبادت  
نور و حیات ہے جس میں نور و حیات

کہا ہے کہ تمام کہ خورشید و زہرہ  
اس ماہ کی ہے جاہ و وجاہت کی ایک  
خلق خدا ہے نور خدا منظر خدا  
ہے اتحاد و طہر و منظر میں واقعی  
طہر کا جسطرح کہ برابر ہے متمتع  
وہ منظر اتم ہے ذات الہ کا  
اور ماوراء ذات محمد کو جو کہ ہے  
بیواسطہ ہے ایک ہی خلق و جلال  
ہر شے میں ہر کائنات میں ہر اظہر ہے  
منحی نہیں ہے آپ پر اسرار کائنات  
ادنی عطایا آپ کی نعماء و وجہ خاز  
حاضر ہوا ہوں محفل مولدین یارو

دیکھو خیال کر کے نوک تیر و خال ہے  
ماہ ظہور پر توہ ذوالجلال ہے  
طہر جو اس میں ہے وہ خدا کا کمال ہے  
ہے وہ ہی حق و یس کا جو ادنیٰ خیال  
منظر کا بھی خیال مساوی محال ہے  
جو جامع جمیع شیون و خصال  
ایک ایک اسم خاص سے کچھ اتصال ہے  
اوس خلق حق کا خلق میں مدظلال  
موجود کیا ہے آپ کا خلق جمال ہے  
ہر ایک شے کا آپ کو معلوم حال ہے  
عالم تمہارے دست کرم کا نوال  
اور کیا کھوں فقیر کی صورت سوال

# ایضاً

وہ روحانی خلق کی عقل کی طرف سے  
فیض اسکا عالم حال عبادت و عبادت  
نور و حیات ہے جس میں نور و حیات  
وہ روحانی خلق کی عقل کی طرف سے  
فیض اسکا عالم حال عبادت و عبادت  
نور و حیات ہے جس میں نور و حیات

عالم ازل سے آباد اوستہ ملک میں ہو  
عالم ازل سے آباد اوستہ ملک میں ہو  
عالم ازل سے آباد اوستہ ملک میں ہو  
عالم ازل سے آباد اوستہ ملک میں ہو  
عالم ازل سے آباد اوستہ ملک میں ہو

۴۶  
حاضر ہوا ہوں محفل مولدین یارو  
حاضر ہوا ہوں محفل مولدین یارو  
حاضر ہوا ہوں محفل مولدین یارو  
حاضر ہوا ہوں محفل مولدین یارو  
حاضر ہوا ہوں محفل مولدین یارو

ملکب گیارہ بیان گیارہ اسکی کیا  
موجود کیا ہے اور ان اسکی کیا  
ایضاً

موجود کیا ہے اور ان اسکی کیا  
ایضاً

ملکب گیارہ بیان گیارہ اسکی کیا  
موجود کیا ہے اور ان اسکی کیا  
ایضاً

ملکب گیارہ بیان گیارہ اسکی کیا  
موجود کیا ہے اور ان اسکی کیا  
ایضاً

اعمال کیا کہ نیت ہر اُمتی بھی ہے  
بے علم کی ادائی شہادت کری کوئی  
قرآن میں کیوں شہید لکھا ہر صاف  
منظہر ہے جو کہ ذاتِ خدائی قدیم کا

انہر عیان اگر جب نہ دل کی بات ہے  
معصوم کا تو کیا نہ یہ فعلِ نجات ہے  
یہ اونکی علم عام میں دشمن کو مات ہے  
ظاہر برابر اس کے حیات و مات ہے

### ایضاً

بشرِ حق و ملک کی بیج کیا شایان احمد ہے  
کسے بار آورنی کہ دربارِ معلیٰ میں  
منور ہیں اوسیکے عکسے افلاک کتنے  
کری ارض و سما کے کیا بد میں قیام  
ہو یا رب کھان سے اختلافِ افروز  
یہ رشوت ہے کہ ہے جو تاجدار ملک ملکوتی  
جہنم کیا ہی آثارِ گناہ قبر احمد ہی  
جو ہے نورِ فلک سے لیکے تا گواہ زمین پیدا

کہ اللہ اور کلامِ اللہ ہے اور شان احمد  
خدا محرم ہے جبریل امین دربان احمد  
وہ عالم جلوہ نور رخ تابان احمد ہے  
محیطِ دو جہان گوئی خم چوگان احمد  
مگر رمزِ لطیف جنبشِ شرکان احمد ہے  
غلامِ نرگس مردِ افکنِ فغان احمد ہے  
کشتانِ جنانِ ظن لبِ خدان احمد ہے  
سکارِ ناوکِ صیدِ افکنِ شرکان احمد ہے

۴۷

جی رہے نہایت اور رسالت کا نہایت شہاد  
مگر یہ نہایت غیب و احاطہ ہے  
مجاہد شاہ ملک غیب کے عجب ہر بار ہے  
جی ہوں باور میں حق کھلی اور غیب  
ضروری فیض میں حق کھلی اور غیب  
جو کمال میں سو کمال میں مجاہد با احاطہ ہے  
کلمات اوسکو عالم کے اوس عالم میں  
عیان قرآن میں ہی زدہ اتمامِ اخلاص  
بتا کہ مگر جب غفلتِ عظیم آیا  
کلامِ اللہ میں دیکھو کہ یہ کیا شان  
یہ ثابتِ امانیتِ صحیحہ کہ حق  
کے ہر تہتمِ مکارمِ میری بخشش  
ولایتِ انسانیِ حق دہی ہنر  
عیان اوپر ہے دیکھو کہ یہ صفت  
کلمات میں عطا دوز و لاوت  
جو وصف اور دینِ کامل بتا دے  
یہ ظنِ رازن آثار اور علمِ راز  
نورِ اہم عشرین کرنِ عذرِ حق  
نورِ اہم عشرین کرنِ عذرِ حق  
نورِ اہم عشرین کرنِ عذرِ حق







سید الشہداء اور سیدہ فاطمہ  
 سیدہ زینب علیہا السلام  
 سیدہ ریحانہ علیہا السلام  
 سیدہ سحر علیہا السلام  
 سیدہ ام کلثوم علیہا السلام  
 سیدہ ام سلمہ علیہا السلام  
 سیدہ جعفریہ علیہا السلام  
 سیدہ خدیجہ علیہا السلام  
 سیدہ بنت جحش علیہا السلام  
 سیدہ بنت ابی وقاص علیہا السلام  
 سیدہ بنت ابی سلمہ علیہا السلام  
 سیدہ بنت ابی مرثدہ علیہا السلام  
 سیدہ بنت ابی ہریرہ علیہا السلام  
 سیدہ بنت ابی بکر علیہا السلام  
 سیدہ بنت ابی سعید علیہا السلام  
 سیدہ بنت ابی ذر علیہا السلام  
 سیدہ بنت ابی جراح علیہا السلام  
 سیدہ بنت ابی مرثدہ علیہا السلام  
 سیدہ بنت ابی ہریرہ علیہا السلام  
 سیدہ بنت ابی بکر علیہا السلام  
 سیدہ بنت ابی سعید علیہا السلام  
 سیدہ بنت ابی ذر علیہا السلام  
 سیدہ بنت ابی جراح علیہا السلام

ایضاً

باقصو کا محنت پر مصلحت فرماری ہو  
 کا محنت پر مصلحت فرماری ہو  
 بن خدا کے مفاد میں جنگ و جدل فرماری ہو  
 اور بد عبادت اور بدی پادری ہو  
 کہ جس کا دل و جان اور جان و مال ہو  
 کہ جس کا دل و جان اور جان و مال ہو

۴۹

ایک ذات قدس نے کہا کہ  
 باند پیار پر تیرا زندگی گزاری ہے  
 یعنی سرور عالم تیرے جانی خاطر ہے  
 یہ سرائے امکا کی کیا سبب فدا ہے  
 وہ احمد غفرانی کا ایک تازہ ظرف پر  
 جبریل تاسدہ سالس ساری ہے  
 وہ خلیفہ اعظم اوس کے جسم اطہر پر  
 بدلی از ایمین کیس نام نہاری ہے  
 وہان بھی جو نہیں آجیب جلال حقاری ہے  
 فتن کی شفاعت ہے اونکی غلکاری ہے  
 اس طرح کی لذت تو بار ماواٹھاری ہے  
 ارسنہ وہ تم بھی جو ایک پیاری ہے  
 پلٹ کر ایمین میں اون کا سبب جلال ہے  
 نشہ لب لب و دیا میں خیم خاری ہے

سردار جوانان بہشتی کو ہے لازم	او کی سی مصیبت خود دنیا میں کسی کی
وہ صبر کہ تھا بہت نبوت کے مناسب	باللہ کہ اوس میں سرسوجھی نہ کمی کی
غم تھا تو فقط اُمت احمد کے طرف سے	تھی ورنہ مصیبت تو او نہیں خبر خوشی کی

## ایضاً

حسین بگو فضیلت یہ بالخصوص علی	ابوالائمہ وابن علی و سبط بنی
عبان ہے جو کہ خدا اور نبی کی تحری	فضیلت عامہ اُمت محمد کی مہ
یہ ایک شہ ہے اوسکا کہ انبیا کو بھی	شمول اُمت مرحومہ کی تمنا تھی
فضیلت عامہ است کہ جبکہ یہ کچھ ہو	تو پھر خواص کی سوچو تو کیا نہ کچھ ہو
خواص میں سے وہ بھی جو کہ ان خواص	فضیلت او کے علم سے او انہیں سوتی
انص میں ہے جو فتن جگر سون جڑو	وہان رسائی نہیں فکر عقل کل کو بھی
وہ جز کہ اشرف اجزا ہوا اور اس کے	خدا ہی بنا کہ کیا اون سے اوسکو عزت
حدیث میں وہ جو المائل فالائل ہے	کچھ اس میں شرح فضیلت حسین کی سگی
سب اہل بیت نبی کو ہے بلا لیکن	لی کسی کو نہ کرب و بلا حسین ایسی



سخن بنی اوسنے کہ معصوم کا بیوی بچہ  
 نہ انتقام کی حاجت نہ انجنا کی ہے  
 خیر غریبین سے جوئی و کلا سے  
 بھاری سہی ترانہ کی نالشی لکھی

کیا بزم موعود نہ نہیہ  
 کیا بزم شمع بزم کا جو کھڑا ہے  
 اس بزم قدس عین ہے موعود کی ہے

روح القدس کی روح ہے ناظر کی ہے  
 حاضر ہے کی روح ہے ناظر کی ہے  
 اس بزم کا یہ دلجو کہ غریب کا ہے  
 اور حاضر بنی وہ جو اخلاص میں ہے

کی جو نفس اوسین علی نے ادا نام	اوسین نے کو جو کا جو استقام ہے
مکن بھین کہ بند ہو حاجت فقیر کی	ممشکی کشا امیر علیہ السلام ہے

## ایض

سخن میں میرے نہ یورچی گلا کی ہے	کل بجا تو لائے بو تراب کی ہے
علی کے دفتر حرمین جو میں ہستی بن	نہ کچھ حساب کی حاجت نہ کچھ کتاب کی ہے
علی کا عرصہ اوصاف یہ وہ بے پایان	کہ ایک ذرہ خبر و آفتاب کی ہے
سہر رسول سے حضرت علی کے زانو پر	نزول دی سے کہہ حالت ایک باکی ہے
نار عصر علی نے پڑھی نہیں کہ ہوا	عزوب جنب سے سعادت آفتاب کی ہے
نبی افتادہ میں اے تو آفتاب پہرا	علی کے واسطے یہ عزت آنجنا کی ہے
ہوئے بلی بے جو کل مغلطائے فاتح	یہ فتح خیبر اثر ایک فتجباب کی ہے
کتاب حاوی شریع و طریقت اک جہ	سخن مدینہ علم نبی کے باب کی ہے
طریق اہل سلوک و سبیل اہل وصول	رہ مدینہ علم نبی کے باب کی ہے
کتاب خلق علی سے جو حکمت علی	ملا کے دیکھے تو تلخیص ایک باکی ہے

میلاد ہے جو میں کرس راہ زین کا ہے  
 رہن جو دین کا ہے رہم کردہ  
 اللہ کے بند کو یہ اللہ جب کے  
 کیا و کس ترس اور یہ کیا رکھا  
 ہو مشق ماہ و خرق فلک کے کیا  
 انجم خشم میں اور فلک کا ہے  
 مولا جو خرم بخش پر کا عفو ہے  
 کیا دڑت گر غلام سر پا کیا ہے  
 کیا عفو ہے کہ جیسا تخیل کے بود  
 کوہ گناہ غنم کا از بزرگ کا ہے

ایض  
 ظاہر زین میں جلوہ صیت علیل ہے  
 جاروب سا رافض پر ہم کیل ہے  
 مہو راضہ کا جو طہر ہے زین میں  
 زین کی ایک بیل ہے و بیل ہے

دوقی ہوئی نقاب شہ شہ نظام ہے  
 بادروہ چاند تار کی لکھنؤ سا عظمیٰ ہے  
 قونچہ منو کا ومان افدام ہے  
 کیا تازہ گل کھلا ہے جہنم میں  
 اس بو کو کہ غور کی ایک مسک  
 غنہ شاد ہنر دل الیہ جہنم

اوم ابوالبشر جوزین میں نزل ہے	سک ہے وہ مقدسہ الجیش نامور
خاصی کا خاص سفرہ دست خویش	موسیٰ عصا کف بسرور باش ہے
وہ مژدہ آب نہالچہ تر علیل ہے	عیدی نے لکے شردہ آمد سے دم لیا
یہ مولد حبیب الم جلیل ہے	طائر ہے اس تجل و اجلال خاص
محبوب بھی جو اسکا ہے وہ بعد تل	ہے جسطرح محبت منترہ شریک ہی
احمد کا سوشیل یہ ہی سخیل ہے	ہو دو سر امثال خدا یہ محال ہے
فضل اسکا اسکے فضل کے اوپر کیا	محبوب اور محبت میں جو اتحاد ہے
نعم الوکیل ہے وہ یہ نعم اللطیف ہے	بندوں خدا کے امت اسہ خوشی کر

### ایض

کس گل کی بو کا یہ اثر فیض عام ہے	بزم جہانمیں جو ہے سوط شام
کس گل کی بو یگلشن عالم میں گئی	چنبہر جھانکا آج جو غنہ شام ہے
جنت پر آج عطربہاری برس گیا	دورخ بھی آج مجھہ عود خام ہے
کے بو روح روح کر جان بخش جان ہے	ارواح جملہ خلق کا جس سے توام ہے

کی شادی آفرین سید شادی شاد کام ہے  
 جو دل ہے شادی شاد کام ہے  
 سطر اندک اپنا علو مقام ہے  
 کیا تجھ سائیدہ گشت نظام میں آج  
 خلاق و دجھانک یہ کچھ اہتمام ہے  
 اس اہتمام خالق اکبر سے ہی عین  
 یہ مولد حق سبحانہ

۵۲

قصیدہ  
 السلام اس شب بیلار ہے  
 اسے زور دینے روز بیل  
 اور روشن زور دینے کن  
 لکھنؤ تو اسے شب چینی  
 اور قریب است و قریب  
 اور قریب است و قریب  
 اور قریب است و قریب  
 اور قریب است و قریب

وصل محبوب خدا شہنشاہ  
 سب فضل شب وصل ہے  
 نگاہ است این شب وصل  
 باعث و غایت ایجاد جہان  
 نیرین کر در شب جلوہ گری

ہم مولد کرم سونیک کہ ہم  
 عاصی بجا نام سے فضل کا ابتداء  
 جنون نہ تھا ایک لکھنوی  
 خوں عشق محبت عقیقہ لکھنوی  
 رقصان زمیں آج جو غور و غور  
 کنا یہ شب سلا و حبیب مذہبی  
 غار صمد دعوی نازک مذہبی ہے  
 کچھ جو صمد دعوی سے نیستان چمنستان

داشت شریف زمانے برروز  
 اسے خدا برکت آن شب کہ درو  
 جان مارا ز زمین بیے کلفت

زمین سبب یافتہ سبق شرفی  
 بزمن آمدہ نور عرشی  
 لبوے عالم اعلیٰ بری

### ایض

روئے زمین میں نور خدا آشکارا  
 ہے جو بجا فصل پیاری وہ کیا لکھن  
 کچھ اور بندہ گیا ہے سما آسمان کا  
 دیکھا جو روز و شب کو تو صرف نشان  
 یہ مولد حبیب خدا سے قدیم ہے  
 ایک اوکے بارگاہ کے فرشتے  
 حجت ہے خواجگاہ وہاں جو سبیل  
 جو حق نعت ہے وہ بشر سے ادانہو  
 اسے شہر مولد اپنی تعریف میں تصور

کیا شہر مولد شہ عالم مدار ہے  
 یہاں موسم خزان بھی تو رشک بھلا  
 کچھ اور ہی کر شمع لیل و نهار ہے  
 ہے روز روز پاش تو شب کبار  
 چہر تمام عالم امکان شاربے  
 بیچو بہ خیمہ گنبد نیلی حصار ہے  
 بحر کرم سے اس کے وہ اک جو یابا  
 مان اس قدر کہ پر توہ کرد گاہے  
 بندہ سی جو ہوا ہے بہت نثر شاز

۵۳

دین و دنیا کا شہنشاہ لکھنوی  
 کیا شہر مولد شہ عالم مدار ہے  
 داناں قبائلی کا غلام سائی  
 جو روئے زمین نافہ شک غنی ہے  
 ہے نقش جو نام او کا در لکھنوی  
 کیا دغذغہ و سوسہ ارمی ہے

### ایض

لائق ادب مولد کرم سونیک کہ ہم  
 فکر میں آنا کہ اس کا سوا  
 مع ادب کی کیا موجود خواہے  
 مہ میلاد رسول اللہ ہے  
 عالم اسلام کا شہنشاہ ہے  
 اس کا نام اس کا مالک ہے  
 لائق ادب مولد کرم سونیک کہ ہم









دیکھ لو روح وہ مولید فلانہ شاد ہے  
 شادی اس مولد کی غافل اولاد میں نہیں  
 مظهر اول ہے اور بعد اعداد ہے  
 ایضاً اول نشانے کیا لاتی ہے وہ  
 کیونکہ عالم اکثر نشانہ لاتی ہے وہ  
 شاہ ملک ولایت ارینن یاد رہے

چار عنصر تھی جو خدا با ہم ہوئے کیونکہ ایک  
 گزند اس مولد کی فرحت جامع اعداد ہے  
 فائدہ عمدہ جو اس فرحت کے ایجا میں  
 جسے سمجھی خفا الٰہی کی یاد ہے  
 شش جہت میں اس مولد کی خوشی کی یاد ہے  
 ملک اس کی جیکہ کاغذ شش درہ بنیاد ہے  
 بس سبب یہ من صدقہ اس کاغذ کی یاد ہے  
 اس کے پرتو سے تھا شش خلد آباد ہے  
 نو فلک درجی میں اس کاغذ کی یاد ہے

جس کو میں جو نور آواز باراد ہے  
 رسد سے پہلے پہل جو جہاں عنصر و جان  
 جس سے پہلے پہل جو جہاں عنصر و جان  
 جس سے پہلے پہل جو جہاں عنصر و جان  
 جس سے پہلے پہل جو جہاں عنصر و جان

اس جہت سے صوم کو ہی جتنے یہ شش فریق صوم ہی قصر فانی اللہ کار کن قوی اس سبب صوم ہی شرط جہاد باطنی وہ جو اس کے حق میں فرمایا انا اجزی بہ کہ جزا اس کا عمل کی دینے والا خدا واسطے واسطے کے دونوں تفریق کی اور جزا میں صوم کے یہ واسطے ہی منتقی ہی بقاعدہ از فضا صائم کو جو مولد ہی جس کو فرمایا ہے تو نے کہ انا اجزی بہ	ہر خیال تشبیہ کامل صوم کو تنزیہ سے صوم ہے ترک معذرت و مہارت وجود اس عمل کا ذوق ہوتا ہی نمایان صوم یہ رخ فانی صوم کو ایک دوسرا خلعت دیا یہ خصوصیت ہی ہے حجاب تردد ظاہر اس ظاہر نے یہاں ہی صوم وغیر صوم جملہ کاموں کے جزا میں ہے ملک کا واسطہ اہل باطن پر سوا ظاہر کہ کیا ہے وہ جزا یا الٰہی یہ ہمارا صوم بھی وہ صوم ہو
--	---

## ایضاً

فرشتے سے لے عرش تک شور مبارکباد میرے سامان جشن کا کیا نیا ایجاد ہے عالم ارواح محو عالم اجساد ہے	بارک اللہ کیا جشن ہے کس کا یہ میلاد نور عرش ہی ہے چراغ بزم فرشتی دیکنا روح اعظم سو گئی بیشک مجسمہ ورنہ کیوں
---	---

کیونکہ وہ جو نور آواز باراد ہے  
 رسد سے پہلے پہل جو جہاں عنصر و جان  
 جس سے پہلے پہل جو جہاں عنصر و جان  
 جس سے پہلے پہل جو جہاں عنصر و جان  
 جس سے پہلے پہل جو جہاں عنصر و جان



علامہ ابن حجر مقدس حق خدیجہ  
 اسلم حکمت حق خدیجہ  
 طلسم حکم و حکمت حق خدیجہ  
 کو قفل جلد کی نظر خدیجہ  
 یو تاسے کہ جو خلاصہ ہے  
 علامہ ابن حجر کو قفل خدیجہ  
 کہ کیا صومر و سبب شہادت میں حکم  
 علامہ ابن حجر کو قفل خدیجہ  
 نورضا ہی کو صومر و سبب شہادت میں حکم  
 صدقون سے جبرم کہ از ادیبان نوری

روضه افروز و زبان روح بی سوسله  
 صدق دل سے بوجھان مجلس میلادی  
 بنشین ہوسنگ فداستین بی دیوہ دار  
 جو کہ گریبان میں بیان مجلس میلادی  
 دوزخ و جہنم میں بیان روضہ افروز  
 کج انسان کج کھان مجلس میلادی  
 باعث منفعت اخوت و دنیا راز  
 کیا کلمہ دو جہان مجلس میلادی

خداوند سبحان و تعالیٰ در عالمی که در آن همه  
 مخلوقاتی که در آن عالم پیدا میشوند  
 در آن عالمی که در آن عالم پیدا میشوند  
 در آن عالمی که در آن عالم پیدا میشوند

باعث حفظ ہے یہ چشم بد دوران ہے  
 حرز آفات زمان مجلس میلاد نبی

# ایضا

عجب شوق شب ہے کہ حسین جہم جانشین  
 خوشی کج آج ایسی چھائی ہو سار عالم  
 در روز جو ہر دینہ جانی خوش ہیں  
 جو ہر ذی روح خوش ہو نورانی رحمت کا  
 خوشی پیدا ہوئی ہر ایک جزیرے پر  
 خوشی ہے کہ نہ گمراہ عالم تکوین کی  
 خوشی ہے آب و گل میں بوستان کی  
 بہار بخزان کی آمد سحر گلستان میں  
 خوشی ہے ہر گھر گھر ہر یک جزو خوش طبع کا  
 عجب تبا کر نہوتا خوش جہان سب کا شہنشاہ

مکان خوشی لامکا خوشی ہے غیر خوشی  
 زمان خوشی لامکا خوشی ہے غیر خوشی  
 تر خوشی ہے جہاں کہ ہے خوشی ہے بحر کا  
 جزیرہ خوشی پرندہ خوشی ہے لکھنؤ خوشی  
 کھڑکی تار و سین خوشی ہے راز خان خوشی  
 کہ ہر کون مکان خوشی کا کہ فکا خوشی  
 بہار بوستان خوشی ہے خزان خوشی  
 خوشی کا کیا احاطہ دل جان خوشی  
 در دیوار خوشی ہے صحن خوشی ہے آستان خوشی  
 کہ میلاد محمد ہے خداوند جہاں خوشی ہے

# ایضا

سراپا جس کی مدوح کا لکھنا خوشی  
 نامی حسن کو اس کے دوا دل کی خوشی  
 محمد سکا نامی حسن کو خوشی ہے  
 بلکہ جن دشمنوں کو خوشی ہے  
 محمد کا جو خوب خدا ہے ہر بار  
 ۶۰  
 خداوند تعالیٰ اور خالق ہستی  
 خداوند تعالیٰ اور خالق ہستی  
 خداوند تعالیٰ اور خالق ہستی  
 خداوند تعالیٰ اور خالق ہستی

جو اسلاف اولیٰ و صلحیٰ کبر  
 وہ اول و دوم ہے وہ سب بافقون  
 ہر راضی خلیفے ہوا رضی خدا  
 خدا نے از یکو یکو خلیفہ بنا دیا  
 ہر راضی خلیفے ہوا رضی خدا  
 خدا نے از یکو یکو خلیفہ بنا دیا  
 ہر راضی خلیفے ہوا رضی خدا  
 خدا نے از یکو یکو خلیفہ بنا دیا

نہی اور مومنوں کو اپنی ایسا ہی پکڑنا  
 کہ وہ کافران ایمان اور نبی پر نشان  
 ملائین کشیدہ کیونکہ کائنات میں سے کوئی شیطان  
 جو خطا عبادت حق کے کعبہ میں داخل ہو  
 ان کا اور پوز کا آدھان

<p>ہدایت اور قتال کافر و مرتد پیر کے                  وہی ہے ثانی التین اذہما فی الغار کا                  وہ جند اللہ جو ہے اللہ کے محبوب کا لشکر                  وہ لشکر ہے جو جزا اللہ غالب لقب کا                  صحابہ سب بخوم حق نہا ہے دین کا ہی                  ہوا تھا خانہ دین تیرہ مرتبے پیر کے                  ہوتی تھی عبادت حق کی غیر از تین مسجد کے                  یہ زور بازوی صدیق کا ہی زور پایا                  مجھے ترویر سے زردشتی درویش کا خطہ</p>	<p>خلافت کا جو حق تھا ذات میں اوس کا وہ چہرہ                  معیت میں خدا کا ساتھ پیغمبر کے مضر کا                  ابو بکر ان سرفراز و نکاس در اور فرما                  ابو بکر ایسے خرب خاص کا جو میر عسکر ہے                  ابو بکر ان بخوم رہنما میں محمد انور ہے                  وہ نور ہمت صدیق سے اب تک نوری                  زمین پر دیکھ لو عالم سیر میں یہ مفسر ہے                  کہ آبادان ہزاران مسجد و محراب مہر کا                  کہ میرا جسکے وہ یار محمد یار و یار ہے</p>
---	--

بجی بعد میر کے کوئی ہوا وہ عمر سوتا  
 پارشا و صبح حضرت ختم رسولان  
 بنین خراج میں کی گئی تھا اور کاعا  
 کہ انکارا دستہ فضل کی گزرتا مسلمان  
 البص  
 پیڑی النورین کی مسح و ثنا ہے  
 کہ وہ نور دو چشم صطفی ہے  
 ۶۱  
 ہوا اوس سے منور خاندان

سرایا نور سے نور خاندان  
 عیان ہے شکل نورانی سے اوس  
 کہ نور حق جو جسم ہو گیا ہے  
 ہوا تانور ظاہر باطن اوس کا  
 ہی یک نکتہ ذوالنورین کا ہے  
 بنی کا پاری سے نور بنی ہے  
 عجب نور سے نور بنی ہے  
 وہ نور بنیہ اللہ تبارک و تعالیٰ سے  
 اوی رکھتا اوس کا ہوا ہے  
 کہ ہون سکھ ہے سے وہا ہون  
 کہ سان حشر کمال ہے  
 طفیل اللہ ہون منور ہی  
 یہ میرا مدعا ہے

ایضاً

<p>نضیات حضرت فاروق کی سجد و پائے                  کہ کیون مہر ہون منت اور نکاس ہر زور                  تمنا واسطے تائید دین کے اور نکایا ہون</p>	<p>جلال و عظمت اور نبی نام نامی نمایاں                  بنای شوکت دین نبی جب انکا ایمان                  نی نے کی خدا سے انکی ایمان کی شان</p>
---	--

بجی بعد میر کے کوئی ہوا وہ عمر سوتا  
 پارشا و صبح حضرت ختم رسولان  
 بنین خراج میں کی گئی تھا اور کاعا  
 کہ انکارا دستہ فضل کی گزرتا مسلمان  
 البص  
 پیڑی النورین کی مسح و ثنا ہے  
 کہ وہ نور دو چشم صطفی ہے  
 ۶۱  
 ہوا اوس سے منور خاندان



وہی خیر البتہ علی کا نام خدا ہے  
 علی کا نام خدا ہے جس کا دروازہ  
 علی کا نام خدا ہے جس کا دروازہ  
 علی کا نام خدا ہے جس کا دروازہ

## ایضاً

کیا کارروا نام خدا نام علی ہے	ہر درد کی درمان و دروا نام علی ہے
مخلص ہوں علی کا نہیں مشکل کا مجھ کو	ہے مجھ کو یقین عقدہ کشا نام علی ہے
بائی ہے خلاص اسے نصیب سے مقرر	اخلاص سے جس نے کیا نام علی ہے
بیماری محرومی طالع کے جہان میں	دار وے شفاعین شفا نام علی ہے
ہے نام علی جملہ مہات میں کا اپنے	کنجیہ اسرار و عا نام علی ہے
سٹ جاتی ہے جو فکر کہ ہوا نام علی ہے	مہموم کا اندوہ ربا نام علی ہے
ہو جاتا میں خوش غم و کان نام علی ہے	مستحکم کو کیا فرخ فرا نام علی ہے
دارین میں غیر اسکے نہیں اپنا وسیلہ	کوین کا پس کارروا نام علی ہے
آفات زمانہ سے ہی وہ صحت حصین بن	حرزدل و جان جس نے کیا نام علی ہے

## ایضاً

زہنا مظهر روح پیر روح حیدر ہے	کہ دم اولحم حیدر کا دم دلحم سمیر ہے
انزوہ حدت کا ہے جو آیت تطہیر میں	نبی کے ساتھ ملکر ایک صیغہ سے مطہر ہے

دوشاہ در جہان علی کا نام علی ہے  
 علی کا نام خدا ہے جس کا دروازہ  
 علی کا نام خدا ہے جس کا دروازہ  
 علی کا نام خدا ہے جس کا دروازہ

۶۲

ہی جو جب کسب کا اور اس کا دروازہ  
 علی کا نام خدا ہے جس کا دروازہ  
 علی کا نام خدا ہے جس کا دروازہ  
 علی کا نام خدا ہے جس کا دروازہ

علی کا نام خدا ہے جس کا دروازہ  
 علی کا نام خدا ہے جس کا دروازہ  
 علی کا نام خدا ہے جس کا دروازہ  
 علی کا نام خدا ہے جس کا دروازہ

کہ دم اولحم حیدر کا دم دلحم سمیر ہے  
 نبی کے ساتھ ملکر ایک صیغہ سے مطہر ہے  
 علی کا نام خدا ہے جس کا دروازہ  
 علی کا نام خدا ہے جس کا دروازہ





اینجمن شاه ملک وحدت کو فدیائی بارگاہی  
 عرض اعلا پر حرم ایا کیا بارگاہی  
 ای و ماه مبارک ارض کجاست  
 قسطنطنیہ کو کیا بارگاہی  
 بکون انجمن ایا کیا بارگاہی  
 انجمن ایا کیا بارگاہی  
 مقصد بنادین ایا کیا بارگاہی

کیا زمین پر آج لطف خالق معبود ہی  
جہذا دنیا میں کیا ظاہر ہوا روز سعید  
کیا تعجب ہی اگر روشن ہوا روزین  
حق تعالیٰ نے کیا ہی ذکر حضرت کو بلند  
جس جگہ ذکر مبارک ہو رسول اللہ کا  
بزم ذکر شاہ دین پر ہو خدا ای اہل دین  
ذکر حضرت پر پڑ ہوا ای اہل دین دلیر و دُر  
جس سے ہر ایک ذرہ فرشتے کا محسوس ہے  
بارک اللہ جل جلالہ فرما کیا شب مسعود ہی  
جلوہ فرما آج اوس پر محفل مولود ہے  
ذکر محبوب خدا کا فضل نامحدود ہی  
دست بستہ صف ملک کی و بان ہو خود  
دین و امر دنیا کی نگو کر طلب بہود ہی  
جس کی بدلیں رضای ذات حق موعود

المفت

<p> محبان و نیا میں آیا کیا مبارک ماہ ہے  کیا مبارک ماہ ہے جسکی سب نیا میں آج  حبذا کیا ماہ ہے آمدنی جسکے سر سبز  سب کرشمہ خلق کا و نیا میں اب اس ماہ </p>	<p> برکتیں سجدہ سے لایا کیا مبارک ماہ ہے  ابر لطف حق ہے چایا کیا مبارک ماہ ہے  نام تک غم کا مٹایا کیا مبارک ماہ ہے  اہل دین کو ہو دیکھایا کیا مبارک ماہ ہے </p>
--	---

سب جهان حق تعالی کی مبارک کاه و  
مشرق و مغرب از نرم میلاد بسته  
مطلع نور و عفتای نرم میلاد بی  
هر جوی از آب نرم کاه و رشک و نور  
جدا کیا برضیای نرم میلاد بسته  
سینک اذکار بی هوای نرم میلاد بسته

۶۲۷

نہایت از من سما عزیمت مبارک ہے  
کیا بیان ہو کہ کت ز کمر رسول اکرم کا  
دافع شج و بلا ہی نہ سما مبارک ہے  
دوست کفر و بدعت جو اخلاص کو ادنیٰ سے  
موجا ہے نہ سما مبارک ہے

بالبین حاجت  
دور کس و عالم کی جہاں میں  
عالم سے اور کس و عالم کی جہاں میں

وہ کہتا ہے عطا ہی نہ ہم میلدار ہے  
کمان ہی احسان خطی مونسوں کے واسطے  
کسی مہین دارین سے اسطے فیصل پہنچا ہے  
ایک





کین انیا کے سب جگہ نشہ  
وہ اس وقت میں نشان زین ہے  
ایضاً

نظر ایچہ میں جن و  
نشین ایچہ میں سب خطہ  
نشین ایچہ میں جوں جوں

نفر از او نکو و اسے  
نشین ایچہ میں جوں جوں  
نشین ایچہ میں جوں جوں

خدا نے سب جہان پیدا کیا نور محمد  
خلیل اللہ کو خلعت کا خلعت اور آدم کو  
ادنیٰ کے واسطے خلق فرما کر پہچان  
اثر سے اس کی فیض عام خالی نہیں ہوگا  
نہوئے خلق میں شمس و قمر کز کسی تابان  
اوی کیا خوف ہوا سفر کار و محبت میں

ہوئی میں سب عالم پر ضیا نور محمد  
خدا کا اعلیٰ صفت ملا نور محمد سے  
ہوا سب پر عیان نور خدا نور محمد سے  
ملا ہی سلسلہ ہر چیز کا نور محمد سے  
نہ ملتا اونکو گرچہ پر نور نور محمد سے  
کہ جس کے دل میں ہو عشق و لا نور محمد سے

انجی سب سے جاکو  
نشین ایچہ میں جوں جوں  
نشین ایچہ میں جوں جوں  
نشین ایچہ میں جوں جوں  
نشین ایچہ میں جوں جوں  
نشین ایچہ میں جوں جوں

ایضاً

جو کچھ شمس تابنیر زمین ہے  
وہ ذات مقدس کہ خود جنکا ماح  
نہیں ہے مساوی کچھ کا حکم  
سبھی بات میں سا عالم سے افضل  
جو کہتا ہو شک و سمن ملحد ہو شک  
کہوں دریا کی کیا برات

طفیل جناب شہنشاہ دین ہے  
جناب خدای جہان آفرین ہے  
نہیں ہی نہیں ہی نہیں ہی نہیں ہے  
ادنیٰ کا لقب رحمتہ العالمین ہے  
کہ سب اہل دین کا اسی پر حق ہے  
کہ خادم وہاں ذات روح الامین ہے

نشین ایچہ میں جوں جوں  
نشین ایچہ میں جوں جوں  
نشین ایچہ میں جوں جوں  
نشین ایچہ میں جوں جوں  
نشین ایچہ میں جوں جوں  
نشین ایچہ میں جوں جوں

نشین ایچہ میں جوں جوں  
نشین ایچہ میں جوں جوں  
نشین ایچہ میں جوں جوں  
نشین ایچہ میں جوں جوں  
نشین ایچہ میں جوں جوں  
نشین ایچہ میں جوں جوں





از آنکه منتظم خلق عجب به قدرت آفرین  
 جنت باشد عجب بر زبان جانان  
 تاج بزرگ بر سر ملوک و پادشاهان  
 امانت بماند بر تو قضا محو رضا  
 غنائی از درخشاخ تازه از دوا و لای  
 عرق چین سر است بلبس از آنم  
 در وصف کرد و از آن سر خطا

### قصیده دیگر

ای حاجی روز جزا دی بادی راه خدا	ای والی ملک فی بامصطفی یا مجتبی
خز عجم فخر عرب مطلوب حق محبوب رب	عالم نسب و صاحب سر خیل فرج صفیا
ای حضرت فخر رسل باغ رسالت راتو گل	افضل تو از هر جزو کل ای زینب قصر صفی
نام تو یا سلطان دین با نام حق گشته قرین	شد و روانست بهیقین در دو دو عالم را
هم حضرت آدم صغی هم حضرت نوح نبی	گشته نبات تلخی ای میثوای انبیا
توریت انجیل در بر مکتوب است از وصف حضرت	وصف تو در قرآن بنور حق کرد بانور الهی
مانی السماک الی السمک جن بشر خور و ملک	بحر و بر و ارض و فلک گشت از طفیلت جلای
ای معجز ایت لائقه و صیو حسن	بسته تو باشد بعد نور الهدی خیر الوری
کرده سلام تو بحر سجده ترا کرده شجر	هم شوق کردی تو قمر هم رو کردی شمسی
وات فدایک از شر عیب کرده خدا بشکفت	ظاهر ترا هر سر غیب هستی رسول تعنی
جسم تو با سلطان جان اعجاز را باشد چو کان	صدیقه گشته عبایان اندر هستی طهر تابا
قد تو ای شاه زمان بهر ز طوبی بیجان	آن سازد از این بایک آن طوبی که بکشت

فی نهایت دولت و مقام  
 تاج بهریت دولت و مقام  
 در آن تو پادشاه دین روشن از نور حق  
 در حدیثش باین عین بر تو ملک کی بر حق  
 و می فرمود از زبان نطق الهی می آید  
 آن که تو هم خوان کرد و از آن عهده  
 آید و این چون هر کس بهر با یقین  
 از سبیل و از حقشان بوده رمد

نور انوار در آن کائنات  
 بود بهرین عجز آن کائنات  
 دولت تو ای شاه زمان  
 در آن تو ای شاه زمان  
 در آن تو ای شاه زمان  
 در آن تو ای شاه زمان

[illegible]

آن کامل علو اب آن مظهر کل عجب  
 آن غرق غافل اندر تشریف ناهار لایقا  
 بر سر کایت قیام حرم از صاحب نام  
 از زرق باسلام سال سحر و  
 در صف اصحاب خود او را خود اجابت  
 از نفس عال کاتب حاجت بن حسن و  
 احوال از این بین عفو خطا کن شاه دین  
 از این ششم از روحین پیش تو دام التجا

افزون جلالتش خوشوقت وقت هجرتش	ثابت قرآن هجرتش این رتبه خاص آمد و را
در غار بوده خلوتش لفظ معیت خلقتش	شد لفظ صاحبش بتش در بدل زهر از اژدها
پیش نبی از این نیاز میداشت آن واقف از آن	آخر نبی بهر نماز کردش خلیفه بر ملا
و آن حضرت فاروق هم کشتن برقرار اُمم	کردش خطایخ دوم عدلش چو شمس اندر سما
صیت جلالتش مثل برق از غرب فته تابش	در حق و باطل کرده فرق فاروق عظم جبا
در عهد او کفار خوار و ربه متش دین آشکار	شیطان نامش در فرار بر قول پاک مصطفی
کرده نبی تعیش سلاح اسلام را شد زور و راج	قیصر فرستادش خراج کسری گریزان جابجا
بنواخته آن شاه دین نقاره حق بالیقین	از روم تا ایران زمین رحمت بروخش دانما
حکمتش در آن بر روینیل و یقین بقیل	یک کافران قهر جلیل از رعب او روز دعا
آن شاه فی النورینام محور ضایت لاکلام	آن مخزن جو د تمام آن معدن علم و حیا
در بیت ضوان عجب دریافت فضل آن محسن	خوش فضل فضل بطرب فضل فضلش فدا
کرده رسول نیکو از لطف بیغایت برود	تایم مقام هست او دست شریف باوفا
آن صاحب فخر جلا دروازه علم نبی	شیر خدا حضرت علی کان هم بحر سخا

ای حضرت که اسرار ای ملجا و ما را پس  
 ای رحمت تو کس نظر به جلال من کرد  
 ای عدل عالم الغیبات ای غزاد م  
 ای جلال الغیبات ای ستم فقیر بنوا

۷۱

ای کرامت اینک برآمد کسبیت به عهد  
 فریاد فریاد رسای سید  
 کشته پریشان نامت نظری کن از رحمت  
 حکمت در آن درخش غمت ای دجها ز یاد  
 ای صاحب الفضل البین منک الی جاکل حین  
 و لک الشفاعه بالیقین فاشفع لنا من ربنا  
 ای ستمگر بیکان و دی جاده بیچارگان  
 ای صاحب مسلمان از دست خود فرما دعا  
 ای رحمت مسکین بر این نه کار خستین

ای کرامت اینک برآمد کسبیت به عهد  
 فریاد فریاد رسای سید  
 کشته پریشان نامت نظری کن از رحمت  
 حکمت در آن درخش غمت ای دجها ز یاد  
 ای صاحب الفضل البین منک الی جاکل حین  
 و لک الشفاعه بالیقین فاشفع لنا من ربنا  
 ای ستمگر بیکان و دی جاده بیچارگان  
 ای صاحب مسلمان از دست خود فرما دعا  
 ای رحمت مسکین بر این نه کار خستین

دلی وقت فوق سر ہوتا تھا ابرہہ کی  
 رجب قدم صحیحی چھ ہوتا تھا نرم بار بار  
 روزین کشت خاک عین کی ہر برکت  
 دل ہو کا ذوق کیا کھلا جی بھی تھا  
 راستہ بچہ کو کھڑا نہ سلام کرتے  
 اولیٰ شوق کیا فریاد کرتے  
 ایک شوق دہشتہاں چھوڑ کر  
 پتھر لکھن پور بن چھوڑ کر

مع تو لغتم یا رسول افتد اگر پشت فضول  
 عزت مرا گرد حصول نام شرف ہے انتہا

### قصیدہ دیگر

<p>                             دل سے سنو یہ مسلمین ہستی بیعت شاہ دین                              سر سے قدم تلک حضور نور خدا کے تھے نلہوں                              کیا لکھے کوئی آدمی مدح و ثنا حضور کی                              ہیں وہ جناب کلام افضل خلق بالتمام                              ذات تھی آپ کی کریم خلق تھا آپ کا عظیم                              نام سے لکھتے تھے حضرت آدم صنف                              اون کے سبب بچے خلیل رتبہ ہوا نکاح جلیل                              جن دنوں دھوم دھام تھی اون کے نلہوں پاک                              پیدا ہو وہ خاص رب رعیت جس کے سار جی                              پیدا ہو وہ جگہ گری فرشتے غریب تک جی                              پیدا ہو وہ شاہ بن محمد گمان جہ ہر زمین                         </p>	<p>                             کون۔ نجر مسلمین یعنی جناب مصطفیٰ                              حق سے اونھیں کیا ہو نور کے سایہ کیا جلا                              شان ہو آپ کی بڑی اون کی خدا نے کی ثنا                              در کے اونھیں کہیں غلام ہیں جو تمام صفیا                              منظر حضرت رحیم وہ تھے حبیب کبریا                              اور جناب نوح بھی بلکہ تمام انبیا                              کچھ نہیں سہیں قال وقیل جنکے وہ شاہ دین                              نار مجوس مجھ گئی آیا عجم میں زلزلہ                              گوئی ہو ملک سب کوئی نہ بت کھرا رہا                              دھوم عطا و لطف کی خاص موقت لطف تھا                              نوزین غرق تھی زمین شمس و قمر بھی سوا                         </p>
--	--

۷۲  
 لاسی جناب حبیب اکبر براق حبیب  
 بر سوار علی جبل خادہ براق با صبا  
 علیہ صوبہ وہ جناب مسجد قدس میں  
 خلیفہ شہدہ کاب صل علی و مر جا  
 خلیفہ شہدہ کاب صل علی و مر جا  
 مسجد قدس میں تمام آئے رسول کلام  
 مسجد قدس میں تمام آئے رسول کلام

گروہ شہدہ صلیب دھوم تھی ہر طرف  
 صلیب دھوم تھی ہر طرف  
 گروہ شہدہ صلیب دھوم تھی ہر طرف  
 صلیب دھوم تھی ہر طرف



م یقول حضرت حق را در دار مصطفیٰ  
 در ذات پاک و در غایت غار نبی  
 بر طاعت ابرار از دوزخ مصطفیٰ  
 اینست چراغ از دوزخ مصطفیٰ  
 را خطا بر عالم دوم را در مصطفیٰ  
 بود بر سر شرفش و عالم مجتبیٰ

ایستاده مصطفیٰ لبخ خنجر عجم شہ عرب خستہ ہوا ہون سر بسر لیجی میری خیم حال ہوا ب مرا تباہ کیجیہ رطف کی نگاہ قدس ہو کنی پس فوج او کا ہو و جہان مطیع کیا ہو وہ روز حشر کا مصداق آفت و بلا کام آفر مال و زر چھوڑ دین ماور و پدر ہوئی گا سر بہ آفتاب چلے لکین گیشہ و شام دور ہو تاکہ وہ ہر اس مؤمن وہ انبیا کے آوین گیشہ زمین لطف سے پیش فالمنن	ایسی یہ عرض میری اب کیجیہ حق گیس دعا کیجیہ مجھ تک نظر رحم کی شاہ دوسرا آپ ہیں وہ جہاں شاہ مین ہو حضور کا گدا ہون وہی پیش حق شفیع حشر کے روز بر ملا چاروں طرف یہ ہوندا آج ہو وقت قمر کا بھولیں سبھی یہاں مگر حضرت شاہ انبیا جب رہے سیکو تباہ چاہیں وہ دوزخ بر ملا ہو سبھی جگہ سے یاس لیک حضور کے سوا ہو وہ دشت سب چین اونکی جو کھی ہیں ولا
---	---

انکے انوار پایش فیض بار مصطفیٰ  
 بعد مولش یہ نقش پاک چمن ہزار  
 ہو درین روضہ جنت بہار مصطفیٰ  
 آوے از روضہ اقدس نہایت حبیب  
 بایں شہنشاہی خود اندر جو بار مصطفیٰ

با یقین در علم پادشہ بزرگ چین  
 کان بنیان گشتہ مزارش بار مصطفیٰ

### قصیدہ در شان حضرت صدیق اکبرؓ

حضرت صدیق اکبر خاص بار مصطفیٰ ذات او از جملہ اصحاب کبار مصطفیٰ بود ہر دم ذات پاکش نگاہ مصطفیٰ	صد سلام از ما بود بر بار غار مصطفیٰ اکرم واقعی بود ہم افضل و اعلیٰ بود قبل نبوت بعد نبوت قبل ہجرت بعد از ان
---	---

نقطہ پیدائش خاک طریاک ہر آج  
 عالم خلوت کسلج سے ہو چھوڑا  
 خالق صاحب کواکب طریاک ہر آج  
 آج دنیا میں ہو قلوب عالم آباد  
 خاتمہ کبار کاواک طریاک ہر آج  
 جہاد شکن کیجیہ جگہ طریاک ہر آج  
 رخصت نام سے ہو آیت نیاک ہر آج  
 رحمت علم پر شمع کو بھیجی اوس آیت  
 دشت جاوید کا طریاک ہر آج



آورد بوجیل صحن در دست خود خیزد  
 زلف از دامن بجای کشد اگر بیدار شود  
 بیا که بکین خیزد بخت تو بیا حال  
 زلف از دامن بجای کشد اگر بیدار شود  
 بیا که بکین خیزد بخت تو بیا حال  
 زلف از دامن بجای کشد اگر بیدار شود  
 بیا که بکین خیزد بخت تو بیا حال

چون زنده شمع کین کردی ز قیامت بی عدد  
 باشد شمع غایت حق او ز نور قیامت بی عدد  
 فاش شد غیب او بود و کجاست که مرده جزا  
 زنده بگیند در آن مادر پر پریم از ولد  
 در شمع کین غایت حق او ز نور قیامت بی عدد  
 باشد شمع غایت حق او ز نور قیامت بی عدد

نام غم صفحه عالم سے ہوا محو اسدن	تھا جو غمیدہ و غمناک طربناک ہی کج
گلشن ہرین لاج اس سے طرب چھائی ہو	بید ساوا بھی از تاک طربناک ہی کج
نہیں حاجت مہم می ساز می می نوشی کی	جسے دیکھا شجر و تاک طربناک ہی کج
آج خار کے محتاج نہیں اہل طرب	شاخ و برگ و ثمر و تاک طربناک ہی کج

قصیدہ

گویم بصدق جان از رطف اللہ محمد	نعت شہ دنیا و دین محبوب در گواحد
آن صاحب نیر خدا سلطان خوبان بھما	نور رخ شمس و قمر تانور پاکش کی رسد
پیدا شدہ از فضل رب سابق زجلہ نور او	زان گشت پیدا جملہ شمس آمد و چون جزو
رفت از زمین تا آسمان و از آسمان تا شریک	بودہ براق او ہوا یا برق کز جستی جہد
نور خدا پاک دید ہم قول پاک او شنید	از فضل اللہ خدا دریافت فضل لا تھد
انداخت سوا کا نور از دست چون کیشت خاک	شد ہجو صد طشت بلا کو از فلک پیہم شد
چون کردیم گمان آفتاب از انگشت پاک	کردہ قمر شوق بر ملا ہم شمس را او کرد و رو
آپ تان خورشید چون انداخت بر چشم امیر	از برکت تاثیر او فی الفور زایل شد درد

۷۵

اولست محبوب و جوی بیشک ز نزدیک خدا  
 لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ  
 آریب و نظیرش با از حق است چون ہم و صلو  
 از نزدیک تحفہ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ  
 تعظیم محبوب خدا باشد سر اسدین ما  
 لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ  
 لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ  
 لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ

انسان در دنیا بادی زرقانی و جسم  
 بعد وفات ظاهر و باطن شدہ حال جسد  
 با کافہ ذن و کمال اللہ قلوبہ  
 غلبہ شریف و عظیم ہم ذات پاک او بود  
 اوصاف ذات پاک او کسند با عدد  
 آید و صفتش دین زین بندہ پروردگار  
 در دین احد او از قمر حبیب من مستند

10

<p>هر کس که با قصد دل تا قبر پاکب اورود          بعدش شمع دین تا بر توجہ او کند          بتکرار تو در حصن حصین هست این روایت معتد          در خواه از محبوب حق در مشکلات خود مدد          روز نسیم جان فزاید عبد قادریم و نرو</p>	<p>هر مقصد نیاید دین در یاد از فضل خدا          باشد ضرورت کبریا خوانده در رکعات نماز          از برکت اسم نبی گردد مراد او حصول          ای دل مشغول از حزن از شدت رنج بدو بلا          از لطف او چه بود عجب گران گلستان کیم</p>
---	---

ضمیمہ

۱۔ الحمد للہ پھر آیا ہے ماہ میلاد  
 بولے بہت مولد سے جو بچہ مخفیف  
 اہل اسلام کو لازم ہی کرین عشق سے  
 رات دن پڑھتے رہیں وحدتِ محبوبِ خدا  
 محفلِ ذکرِ پیغمبر کا بیان ہو کیا فضل  
 ہی بڑا قایمہ اس نیرم مبارک مین یہ  
 دخلِ ابلیس کا ہو ذکرِ نبی مین کیونکر  
 جسکی ہر یکت سے ہی صاحبِ ایمان  
 اہل مین کیوں نہ ہو پھر بارِ سقر سے آزاد  
 ماہِ میلاد کو آراستہ مثلِ اعیاد  
 گرچہ جل جائیں عداوت سے قلوبِ حساد  
 ذکرِ پاک آچکا ہو افضلِ جملہ اوراد  
 ہوئے اس ذکر سے اسلام کی محکم بنیاد  
 غیرِ محکم ہی ابد تک کہ ہم ہواضداد

۷۷

ہم کر بلوایا ہے اپنے پر  
 ہاں تستا ہی دل کی اپنے  
 یعنی حاصل ہو رہے ہیں کامیابان  
 نماز و نوافل و صفت و عبادت اور کی خبر  
 کہ وہ عیب ان کس کو نہیں اور کی خبر  
 اور جو طور سے اس سے اور کی خبر  
 رشک و طواریہ و ہر ایک کی خبر  
 اور جو کی خبر کی خبر

منظر لطیف و طربا بہ ربیع الاول  
غفر ہر دشمن زلفی جان پر شب  
نور احمد کے سبب بہ ربیع الاول

شاد باشید دل ای آتم شکر  
کامده شافع با سرور و راضی شکر  
شکر آید بجا حضرت و ملا شکر  
یکسره سیه نیاید بر خلاف قرآن  
میست مبد شکر و شکر خلق و جان  
و نه طریقتی است به بیجم و کلام  
آریست آریست بیدارین و بجا و دیا  
شان محبوبی حق و دوست همین نشان  
شد و با آئینه سر اسرار عجاز  
شد و با آئینه سر اسرار عجاز

<p>اپنے محبوب کا عہدہ ہوا ہے تو یہ</p> <p>منتظر رہتے ہیں رحمت کے فرشتے</p> <p>کیسے پر نور و صفا کن و پاک ہو جائیں</p> <p>ہر زمان نور شان مثل سحر ہما ہر</p> <p>نور سے ہر درود یار کو کرو دنیا نور</p> <p>اپنی برکت سے محبوبوں کا مسدا تیار</p> <p>جو کہ ہیں منکر دین اور منافق پیش</p>	<p>تو پتہ نہ دے رب ماہ ربیع الاول</p> <p>آئی کیا دیکھیے کب ماہ ربیع الاول</p> <p>تصوف فرماتا ہی جب ماہ ربیع الاول</p> <p>چہ بروز و چہ شب ماہ ربیع الاول</p> <p>ریشک مرآت حلب ماہ ربیع الاول</p> <p>کلفات فریج و عقب ماہ ربیع الاول</p> <p>اوپر لڑتا ہی غضب ماہ ربیع الاول</p>
--	---

[illegible]

<p>از سر درستی بخوان لغت الموم و جهان          افسیر خلیل برسل باعث عز و دران          گل گلزار نبوت شرف کون و مکان          سرگون گشته هم از بهیبت او جل و بان          هم ز حق خواست شفاعت بی است بر بان</p>	<p>ای دل غمزه و میخوای اگر از من جان          رونق ارض سما مخزن الطاف و عطا          سید جن و بشر موجب فخر عالم          آمد از بهیبت او کسر بقصر کسری          شاه و مرین وقت تولد به چنین بجز نمود</p>
--	--

<p>اینچنان قرب و محبت که خداست یاو  نیت من هیچ نمی آید که ملک است چنان  چون بنوعی بود اندیشه آن هم دیدم  رفت جای که بخیر در آن دهم و همان  من چه گویم که کجاست جیب بر حق  قالب تو بین بختان کان پند زینت از آن  نیست ممکن که شود ختم زینت باقیام</p>	<p>از سر دشتی بخوان لغت امام دو جهان  افسیر خیل رسل باعث عز و دران  گل گلزار نبوت شرف کون و مکان  سرمه گشته هم از بهیبت او جل و بنا  هم ز حق خواست شفاعت بی است بر بنا</p>	<p>او دل غمزه و خنوبی اگر اسمن جان  رونق ارض سما خزن الطاف و عطا  سید جن و بشر موجب فخر عالم  آمد از بهیبت او کسر بقصر کسری  شاه و عین وقت تولد به جبین سجده نمود</p>
<p>و صفات شاه جهان خاتم پیغامبران  پیش ازین است مبارک که کم مطلب خود  پیش ازین است مبارک که کم مطلب خود  پیش ازین است مبارک که کم مطلب خود</p>	<p>پیش ازین است مبارک که کم مطلب خود  پیش ازین است مبارک که کم مطلب خود  پیش ازین است مبارک که کم مطلب خود</p>	<p>پیش ازین است مبارک که کم مطلب خود  پیش ازین است مبارک که کم مطلب خود  پیش ازین است مبارک که کم مطلب خود</p>

بود در پیش رخسار آن بزم شادمان  
 نمودن عباد و این بزم شادمان  
 خندان گشت که بود عاشق هر یک زین  
 حبش آن فرض بود که چنانکه در این

<p>                             نام پاک و بی همت مرا و زو بجان                              مشکلات و دوجان پیش تو سپردم                              که شده هر دو بحق سید شباب جن                              چه کنم ذکر زین باد فدایش دل و جان                              نام آن سرور و این حسین است عیان                              که دید دست گریخت ز جانی بش و لمان                              سخت دل تنگم و افسرده و خوار و حیران                              راه نما که توئی مادی ره گم شدگان                              تشبیه آهن قلب زنگ عصیان                              صد تحیات و سلام از بی آن محرومان                              ای تحب الفقرا مظهر وصیت رحمان                              خاص آن چار که هستند بی دین ارکان                              یارب غارت تو بر سر دایم صدیقان                         </p>	<p>                             گر چه بد کردم و بد کردم و صد بد کردم                              نایب حق و محبوب خداوند قدیر                              بهر آن هر دو بگر گشته خود یا حضرت                              آن یک فخر زین سید سادات حسن                              و آن دگر سید کونین و ابا ثقلین                              بهر شمراده خود حضرت غوث الثقلین                              لطف فرما بمن خسته دل ای رحمت حق                              راه گم کردم و چه پیش رو چشم اعمی                              کن جلا دلم از صیقل غفلت شایا                              یاد بر خطه دهر وقت به صبح و به سنا                              من ترسم تو تسلیم قبولش فرما                              چه اصحاب ترا رحمت حق شام و سحر                              عاشق صادق تو حضرت صدیق که بود                         </p>
--	--

قصیده  
 زین و آسمان کباری و اسرار جهان  
 او خیزد که نوزد هر مکان  
 ۷۸  
 مکان پاک و بی همت مرا و زو بجان  
 مشکلات و دوجان پیش تو سپردم  
 که شده هر دو بحق سید شباب جن  
 چه کنم ذکر زین باد فدایش دل و جان  
 نام آن سرور و این حسین است عیان  
 که دید دست گریخت ز جانی بش و لمان  
 سخت دل تنگم و افسرده و خوار و حیران  
 راه نما که توئی مادی ره گم شدگان  
 تشبیه آهن قلب زنگ عصیان  
 صد تحیات و سلام از بی آن محرومان  
 ای تحب الفقرا مظهر وصیت رحمان  
 خاص آن چار که هستند بی دین ارکان  
 یارب غارت تو بر سر دایم صدیقان

این قصیده را در روز شنبه ۱۲۸۵ قمری  
 در محفل انوار بهی عقیق سلوک  
 در پیشگاه آن بزرگوار  
 در روز شنبه ۱۲۸۵ قمری

منور من نور ساکب و در سبک کتب  
به تسمی چرخ از انکی نگار فضل و بهر جا  
و در دیار کاغانی و چو چاه سحر کنی و بهر جا  
تجلی یمن شافق از سبک شکلی و بهر جا  
خداوند و در انعام نعت از پیشت و بهر جا  
فی حیت حرم فاطمه حیات

لایق ہو نہ اس کا کوئی مضمون تعلق  
 کیا کہوں میں جو وہ کہہ دیتی اونہ بھی  
 غلبہ سے انھی جھگڑاں میں نہ قدم ہو  
 کیا خاک ہو وہ دنیا دار خاک نہیں سے  
 خود کو دیکھ کر کس کا جگر زخمی کیا  
 سدا بہر پر طرہ صفت جبریل ابن اسیر  
 وہ میرا کون ہے پس کسی کی زبان سے

# تیس

جنت ات نبی صحر عرب مادِ مجسم ہو	میرا راض کا مدفن سے جو پر نور شکم ہو
اور بھر یہ مدینہ پر جو تخصیص کرم ہو	کیون بشت دنیا فلک اس غم سے نہ ختم ہو
مرغوب محمد جو مد سے کا حرم ہو	
اوس تہ کے لایق کی ثنا لائن کماں سے	ریشہ ہر شہ وین کا بڑا کون و کان سے
یہ نامہ لکھے حالِ جان ایک زبان سے	یاں نطن بشر عاجز و قاصر ہی بیان سے
ہو نصف محمدین یہ لازم کہ دو دم ہو	
حادث کو نہ تھا کچھ بھی قدم سے جو عطا ہو	برخ وہ وجود نبوی اس لیے ٹھہرا ہو
جب مرتبہ اوس شاہ کا اس درجہ کو پہنچا ہو	حادث کو رسائی ہو وہاں کہہ نہ کہ جس جا ہو
خافی ہو حدوث اور عیان رنگ قدم ہو	
ہر رتبہ قلبا و خفین واللہ ہی حاصل ہو	حاشا کہ کوئی شاہِ حبان سے متقابل ہو
اسکان ہو مثل نبوی وہم ہے باطل ہو	امکن نہیں ہو عالم امکان کے مائل ہو
وہ ذات کہ امکان و وجوب اوسین ہم ہو	

کامل ہو و نہ اور تہی بھی نام تہی  
 اللہ سے سوا کس میں اوس شے کا تعلق  
 اور سحر و ماہر سے انکو نہ تھا کھلی  
 یا اوس بیان لایق صد فکر و تامل  
 یاں جو شے نہ ہو وہاں شوق نہ تامل  
 اور نہ بوز و بختا سو وہ ایک ایک ختم ہو  
 کہ غاصب سیر کا والد شجہ  
 کہ غاصب نور کہ والد شجہ  
 کہ غاصب اوس شاہ سے بیب بویہ تو نا  
 اللہ کو اوس شاہ سے بیب بویہ تو نا  
 جو کس سے اور شے شام فذل  
 مان نہ بوز و بختا سار بیان لوح و قلم ہو  
 دل سے بیفتا ہی نہ کیلئے چھاب  
 میں سیرک کا شے در در شیب  
 رب جو ہم کب سوا مان طلب  
 چون کہ اور رب ہو اور نہ کا فہم  
 حشا عالم کجالب کجوب و دبا ہو  
 دل طبع افسان کجالب کجوب و دبا ہو

# چھبیس

جنت ات نبی صحر عرب مادِ مجسم ہو	میرا راض کا مدفن سے جو پر نور شکم ہو
اور بھر یہ مدینہ پر جو تخصیص کرم ہو	کیون بشت دنیا فلک اس غم سے نہ ختم ہو
مرغوب محمد جو مد سے کا حرم ہو	
اوس تہ کے لایق کی ثنا لائن کماں سے	ریشہ ہر شہ وین کا بڑا کون و کان سے
یہ نامہ لکھے حالِ جان ایک زبان سے	یاں نطن بشر عاجز و قاصر ہی بیان سے
ہو نصف محمدین یہ لازم کہ دو دم ہو	
حادث کو نہ تھا کچھ بھی قدم سے جو عطا ہو	برخ وہ وجود نبوی اس لیے ٹھہرا ہو
جب مرتبہ اوس شاہ کا اس درجہ کو پہنچا ہو	حادث کو رسائی ہو وہاں کہہ نہ کہ جس جا ہو
خافی ہو حدوث اور عیان رنگ قدم ہو	
ہر رتبہ قلبا و خفین واللہ ہی حاصل ہو	حاشا کہ کوئی شاہِ حبان سے متقابل ہو
اسکان ہو مثل نبوی وہم ہے باطل ہو	امکن نہیں ہو عالم امکان کے مائل ہو
وہ ذات کہ امکان و وجوب اوسین ہم ہو	



ہر کس کی خاطر نامی ملا ہو چکا ہو  
 مقام نہ شکست عشق میں دوزخ میں بن  
 بیکریا کی ملک عشق کا ہر سر نہیں مکن  
 بیکریا کی ملک عشق کا ہر سر نہیں مکن  
 بیکریا کی ملک عشق کا ہر سر نہیں مکن  
 بیکریا کی ملک عشق کا ہر سر نہیں مکن

جنت اور عبادت کا نام ہی جی معصوم درویش ہو  
 فقط نیکو کلمہ کا نام ہی جی معصوم درویش ہو  
 عبادت کا نام جنت محبت کا معیت ہو  
 معیت اور جنت میں جھجھکے کو کون بالا ہو  
 نہایت غنچه خاطر ہر عفاف کا اسک  
 ریشہ نکالتی ہیں گئی مذکور کے وہ شبک

الہی کون سے دن میری پوری تنہا ہو	ہر سامان طرب بلربل مجھے کس صوبہ بہا ہو
جنوں شور و فغان و یان تنی طیبہ کا صحر اہو	
پرندہ ہونے اور جان اگر مقدر ہو اپنا	شہود نور یزدانی سے دل سرور ہو اپنا
مشاہد کہ اس دربار میں مذکور ہو اپنا	خباہر دشت طیبہ سے ہر نور ہو اپنا
یہی خاکستری جامہ ہم آراہون کا بانا ہو	
تصرف دست احمد کا ہی عالم کے خزینہ میں	کھنڈ ہی نام احمد سب علون کے نگینہ میں
بھرا ہر عشق احمد سب فرشتوں کی بھی سیدہ میں	حقیقت کیا ہی گرتو ہند سے آیا مدینہ میں
جہاں شکر ملک کا عرش سے ہر روز آتا ہو	
کرین گویا جنت اس میں وہ جو ہر اس وقت سے	سب سے ہر حلیہ عشق و عولاس مطلقا
مگر نزدیک عاشق کے یہ جھگڑا سب ہی لاطا	نیکمۃ واعظانہ کیوں نہ لاجل کے قابل
دل عشاق جسکے سینہ سے افسردہ ہوتا ہو	
ذرا سیہ چو بنیالہ جدی کی شان و شوکت کو	اگر فرمائے خدا خود رحمت عالم ہر حق کو
مبارک ہو یہ مژدہ سب گنگا گاران آیت کو	یہ رحمت رحمتہ للعالمین کی ہی جو رحمت کو

وہ گویا پوچھ رہی ہیں ہر شاندار دنیا  
 از جہاں کا بس عشق ہو جو ہر سرور تک  
 لکھون کیا شان میں دعویٰ عشق لہجہ میں  
 کون کیا حال عشاق و علی کا ذکر مقصد میں  
 علیل بلاناؤ دیکھو کہ مہر ج جہد میں  
 عقیل عشق سے کس درجہ علیا کو پہونچا ہو  
 غزل دہم مدینہ

ہر کس کی خاطر نامی ملا ہو چکا ہو  
 مقام نہ شکست عشق میں دوزخ میں بن  
 بیکریا کی ملک عشق کا ہر سر نہیں مکن  
 بیکریا کی ملک عشق کا ہر سر نہیں مکن  
 بیکریا کی ملک عشق کا ہر سر نہیں مکن  
 بیکریا کی ملک عشق کا ہر سر نہیں مکن

که یک خطه که در محبت مدینه  
 شوق غرق بحسب عینیت با کمال  
 عشق بنی و در کمال  
 عالم ست و درین بر آنکس که در  
 غار و نهایت نرسد  
 غیب منین فیض وجودی که در  
 نشو و نماش اعظم ندیم مدینه  
 بقصد حاصل شدن شهر جان را

زلفش امید قی هست در دل  
 که در دمس شوم از سر پا ز شوق  
 جلیس مدینه ندیم مدینه  
 خوش لاف کز شوق لایم  
 بیگانه قدم بر ایلم مدینه

۸۲

خدا و بنی خود شنایش ننوهند	نویسم چه از احترام مدینه
عجب جلوه نور پاکش که باشد	نخل صبح عالم ز شام مدینه
چه توکر زمین است که ز عرش هم شد	فزون عز و جاه مقام مدینه
زند با ملک جهان فی الحقیقت	بدل هر که باشد غلام مدینه
اثر که کند ناز و دوزخ بر آنکس	که از عشق نوشیده جام مدینه
خدا یا دل و دیده ام کن منور	بیدار و لیوار و بام مدینه
بحسبش مرا شاد کن در دو عالم	بحق امام و کرام مدینه

ایضاً

بیا سوسه من ای نسیم مدینه	که هستم محبت صمیم مدینه
و ماغم برانگنده شد از فراقت	نباشد دوا جز شمیم مدینه
ندارم امید بی من مگر بان	با طاف شاه کریم مدینه
نسب بارگاه فیوض الهی	چه گویم ز فیض عظیم مدینه
خدا و ندا قدس نکاشش منم خورد	عجب شان پاک عظیم مدینه

ایضاً  
 منم بسبب مغز ایدینه  
 دل و جان من شد شایسته  
 ندارم غرض از سبب جهان  
 منم لاله سان داغ دار مدینه  
 میازد که جز خداوند اقدس

باریب و شک از عشق و کرمی  
 جیب خدا شمسوار مدینه  
 باز در داخل تو ان گشت دجال پاک  
 میازد که جز خداوند اقدس  
 بجاست بر عشق و عیار مدینه  
 شمسوار مدینه  
 جیب خدا شمسوار مدینه  
 باز در داخل تو ان گشت دجال پاک  
 میازد که جز خداوند اقدس

ای شایسته وطن پیشین یا کاین خاکی  
از غلبه عشق است طلبگار مدینه  
آزادین انصاف چه سازد بیاچار  
نمود بشو از سرش شایسته  
چون رحمت عالم شده سر دار مدینه  
من اگر چه چرخ لایق در بار مدینه  
ای ساقی کوثر فیوض تو بخور

مرادات دارین دریافت هر کس	که شد قاصد از دیار مدینه
گذشته مراد نه بالک	که دارم بدل انتظار مدینه
بمن قطف فرامهم تا سر خود	بر آن سده فیض بار مدینه
بحق مدینه مرا شاد گردان	بیک بوسه بر جدار مدینه

ایضا

شد این دل شوریده طلبگار مدینه	یار تپنایم در دلو دار مدینه
حالم شده چون ببل هندی قفس	آزاد کنم صدقه گلزار مدینه
حاشا که کنم یاد من بوسن شمشاد	وزند کمره سبزه و اشجار مدینه
باشد چه سر کار مرا از گل و گلزار	دارم چو خیال ره پر خار مدینه
مشکش بزین هیچ کانه شمع	نور نبوی هست با قطار مدینه
باشد چه زمین عرش برین شمشاد	هم خلد خجل گشته زانوار مدینه
از عرش هر شام و سحر هر زیارت	افواج ملائک شده حضار مدینه
مشهود بصیرت شده آن واقعه طوره	هر اهل دل از تجلیه احجار مدینه

ای شایسته دین نشسته  
من نظر این غنچه از محض غناست  
ای حاشا ما از سینه انصار مدینه  
عشق بیلم است ز سر دار مدینه

۸۳

یارب هر من کن بهر کار مدینه  
تا سکن آن مطلع انوار خدای  
نوریت عیان از در دیده دار مدینه  
یک نغمه نغمه پدماغم برسان زنده  
ای باد صبا از آن گلزار مدینه  
اینهر خریدار سیر رحمت ملک  
پاسا خست از سر بوی بازدار مدینه  
لرزان یی بدین در بار مدینه  
از تن بند لایق در بار مدینه  
یک بیل گلزار وسیله طالب جنت  
مادرانم خوش بود از دل بار  
ای شایسته من شوریده و گلزار مدینه  
بایست نام نه دلدار جنت  
ای محبت عالم نه دلدار جنت  
ای که ای عشق بدیدار مدینه

اور الطاف سے کان غل میں ملا دینی  
 وہ کیا گنجائش میں غل میں ملا دینی  
 واقعہ میں غل میں ملا دینی  
 ہر سو میں غل میں ملا دینی  
 بنی میں غل میں ملا دینی  
 ہر سو میں غل میں ملا دینی

### ایضاً در شب میلاد شریف

جہاں سارا چراغان ہو گیا ہے کیا عجیب ہے	برنگِ صبحِ پر نورِ بیاہری کیا عجیب ہے
ہوین ہن چہ چشمِ انجم عاشقِ خاکِ میں شب	یکسی خبرِ یونکا ماجرا ہے کیا عجیب ہے
تجارتِ ہر عطاردِ مشتریِ مرجعِ وزہ کو	قدم نہ کس کے اب شراب دیا ہے کیا عجیب ہے
زمین آسمان یکجہ رہی ہو وہم و ہالہ	کیسے غمِ الضحیٰ کا پر تو اہی کیا عجیب ہے
یکسی آمد آمد کی خبر ہی قصرِ کسریٰ میں	مژنزل عجب جیسے ہوا ہے کیا عجیب ہے
یکس کا نورِ اقدس مثلِ بارانِ کرم آیا	کہ کبر شکرہ جس سے بچھا ہے کیا عجیب ہے
شیاطین جو گئے ہیں آسمان کے شہر سے غائب	یکس کا تذکرہ مازہ ہوا ہے کیا عجیب ہے
نزد کسی سینکے ہاتھ نہ یہ شب کچھ عجیب ہے	شبِ میلادِ محبوبِ خدا ہے کیا عجیب ہے

### ایضاً در شب میلاد شریف

بکہ ہر نورِ نشان مجلسِ میلادِ نبیؐ	کیون نہورِ شکرہ چنان مجلسِ میلادِ نبیؐ
اہلِ ایمان یہ عیانِ اولیٰ فضیلتِ نبیؐ	ہر محتاجِ بیان مجلسِ میلادِ نبیؐ
مسطرِ رحمتِ الطافِ خدا ہے اکبر	ہی بلاریب و گمان مجلسِ میلادِ نبیؐ

اور الطاف سے کان غل میں ملا دینی  
 وہ کیا گنجائش میں غل میں ملا دینی  
 واقعہ میں غل میں ملا دینی  
 ہر سو میں غل میں ملا دینی  
 بنی میں غل میں ملا دینی  
 ہر سو میں غل میں ملا دینی

قصیدہ  
 یہ میلادِ ہر گیارہ کی ہے  
 دہم و ہالہ کی ہے  
 عرش سے تشریف لے کر آئے ہیں

۸۴

میں خوشی میں جو کس کی سارک ہے  
 او کی کت کا یہ عالم ہے کہ جبکہ  
 کل سے جان و شکرہ کی سارک ہے  
 نو کا او کی سارک ہے کہ جسے  
 شکرہ کی سارک ہے کہ جسے

قصیدہ  
 یکسی کت کا یہ عالم ہے کہ جبکہ  
 او کی کت کا یہ عالم ہے کہ جبکہ

اوصاف فیض عالم کا نشان نور محمد سے  
 ہوا یہ عالم کا نشان نور محمد سے  
 پہلی آیت ان جہنم کو جو کمال پر  
 پہلی آیت ان جہنم کو جو کمال پر  
 پہلی آیت ان جہنم کو جو کمال پر  
 پہلی آیت ان جہنم کو جو کمال پر

تعالیٰ اللہ عجیب تر خفی ہی بر سر جلوہ	کلید کنز مخفی قدم کی آمد آمد ہی
کیونکر نام محرمی کا ہو معدوم عالم	محیط رحمت کان کرم کی آمد آمد ہی
تمنا آتی ہوئے کی جسک انبیا کو تھی	یہ اور شاہنشاہ جلوہ امجد کی آمد آمد ہی
توسل حضرت آدم نے جسک نام سے پڑا	یہ اوس عالی ہم والا حشم کی آمد آمد ہی
بچے جسک سبب فوج و ابرہیم آفت سے	یہ اب اوس دافع رنج و الم کی آمد آمد ہی
جہانمیں حضرت عیسیٰ نے جسکی مژدہ کوئی کی	یہ اوس خیر عرب و خرم کی آمد آمد ہی
ہوئی جس سے کہ ظاہر عالم اسکا کنی آرایش	یہ اب اوس جملہ فیض اتم کی آمد آمد ہی
کہن عالی سے جسک چشمہ الطاف جاری ہے	یہ اب اوس منبع جود اتم کی آمد آمد ہی
زمین سے آسمان تک ایک لفظ میں جو پہنچا	یہ اوس عالی مکان والا ہم کی آمد آمد ہی
وزیر خاص ندان بادشاہ عالم امکا	دبیر و فتر لوح و قلم کی آمد آمد ہی

ایضاً

ہوئے روشن میں آسمان نور محمد سے	منور ہو گئے کون و مکان نور محمد سے
اثر ہر ذرہ ذرہ میں ہو اوس نور محمد سے	ہوا ہر عالم نشر عیان نور محمد سے

اوصاف فیض عالم کا نشان نور محمد سے  
 پہلی آیت ان جہنم کو جو کمال پر  
 پہلی آیت ان جہنم کو جو کمال پر  
 پہلی آیت ان جہنم کو جو کمال پر

۱۵

کے آمد کی سبب نور و زان شادان  
 غمزدہ آج جہانمیں ہے جہان شادان  
 رنگ آرایش کو راجحان اور شادان  
 ہو جو ہم رنگ بہار آج خزان شادان  
 شوقین جسک کہوت ہے بول چال کا  
 آمد اوسکی جو تھی کامکش ان شادان  
 اوس مری جہانمیں خیر سے  
 نور و زان جن و بشر خرد و کان شادان  
 نور انسان نہ فقط شاد ہی اسی سے  
 رحمت عالم جس میں نور ان شادان  
 نور خدا کا وہ نور شادان  
 نور خدا کا وہ نور شادان  
 نور خدا کا وہ نور شادان

قصیدہ

ہر روز دیوارِ حب کے نور سے معمور ہے  
 اور سجا ذکرِ بزمِ قیصر و فقیر ہے  
 جسکو دیکھو وہ نشاطِ عیش سے ہر روز  
 رحمتِ عالم کا جب اس فرخین مذکور ہے  
 جسدا کیا نخلِ حق کا لطف ہے کیا شمار ہے  
 جہ جہ کو چہ دین و دنیا میں ملا ایا کا فیض

ہر روز دیوارِ حب کے نور سے معمور ہے  
 اور سجا ذکرِ بزمِ قیصر و فقیر ہے  
 جسکو دیکھو وہ نشاطِ عیش سے ہر روز  
 رحمتِ عالم کا جب اس فرخین مذکور ہے  
 جسدا کیا نخلِ حق کا لطف ہے کیا شمار ہے  
 جہ جہ کو چہ دین و دنیا میں ملا ایا کا فیض

### قصیدہ

مبارکباد کی دہموم آج عالم نے مچا دی ہے  
 زمین و سعت میں اس شاد کی مجلس جو فام تھی  
 مکان و محن امکان میں جو گنجائش تھی  
 نہیں مایوس رحمت سے جو بندہ کین محمد کے  
 کہنے کیا اور کہی کیا کوئی تعریف اس نخل  
 کو نہ زمینِ تحسین کی باقی نہ رہ جاوے گا  
 جہان پر آج پشاد کا کھانا کیون نہ ہوگا مل

مقرر مالکِ عالم کے یہاں کچھ خاص شادی ہے  
 یہ نوبطس لہ لہ اوس سے بالا تر شادی ہے  
 فضا و لامکان میں نور کی جامِ بھادی ہے  
 دلیل اوس مدعا کی ایہ قلعہ عبادی ہے  
 خدا اپنے قدرت اپنی بندہ کو دکھا دی ہے  
 خدا کے حکم سے ارض و سما میں یہ شادی ہے  
 خدا کی صورت نوعِ ہستی سے شادی ہے

### قصیدہ

بزمِ ارکا پر بحرِ محض پیدا ہے  
 رشکِ صحنِ باغ و منظرِ محض پیدا ہے  
 اوسکی خوشبو سے مہلتا ہے ملائکہ کا شام  
 کس نخل سے سطرِ محض پیدا ہے  
 ہے یہ نخلِ حافظِ آفات دینا بیکان  
 دافعِ آلامِ محشرِ محض پیدا ہے

۶۶

نوحی کی تہی جب بندہ درہ سے نکلا ہے  
 بارک اللہ کیا منورِ محض پیدا ہے  
 نازیبین ترغیبِ اسدین انشاؤں سے  
 کہتا شریف اللہ اکبرِ محض پیدا ہے  
 خالقِ اوس بنم کی اکسیر اور نہ زور ہے  
 کان زرا و گنج گورِ محض پیدا ہے  
 خلدین مخارک و کاؤں خلدین سے وہ  
 نخلِ حسن و حسن کا انشراحِ محض پیدا ہے

### قصیدہ

بالہی حکمِ اس بندہ عاجز ہے  
 مرثیہ خیر الوار اور اللہ شاد ہے  
 عفو کے اپنے کرم سے جہ قیصر ہے  
 درگاہِ رحمت سے اپنے پیرِ نور ہے  
 بجایا کیا ہے اور نفسِ راہ سے نہیں ہے  
 من و دین و دنیا و فیضِ باری ہے







و جوبہجہ فتنہ زلف و لطف کا  
افضل ہے غرض کہ عیب ہے درویشی کا

کس کے روبرو ہے پاک پیر کی چمک  
کیا دھوم ہے کہ جس کے لب لعل کا سماں

رو عیاشین ہے عالم بالا کا ثبوت  
دنی ہن شوق دل سے نین چاہیے

و افضل عمر کر بر شمار	بغیر خوش عشر شش ہم نیاز
سراج آتش گفتہ پیمیز	منو شد از و بھر و بار
سخر کرد روم و شام و فارس	منودہ در رو دین جان ناری
نہ تہا رعب او بر آدے بود	کو میگردیدہ شیطان زو فراری

قصیدہ

جنگا کہ وصف حضرت حق نے کھای صح	کیا ہو ہماری فکر سے اونکا ادا میج
سردارانیا وہ شبہ کائنات	امی غیب کو زبان جان فصیح
جب خود خدا نے رحمت عالم لہا آوین	کیا پاک ہے اگر نہ کہی منکو بیج
ہر دو شمس و شفق فربج کی دست سے	تشبیہ اونکی رخ کے خمر سے ہو بیج
آب و ہان پاک سے کان شکر ہوا	وہ چاہ جس کا آب تھا قتل تلج
مشتاق اونکے بات کہتے تھے حضرت کلیم	بیار اونکے عشق کے خود حضرت مسیح
برکت سے اونکی باغ ہوئی آتش تحلیل	جنت سے آیا اونکی سبب فدیہ فریح
اونکی سبب عینہ کو بہ مرتبہ ملا	ہر روز اسکا ہے مثل خمر صبیح

شوق جہنم دامن کون و میلان کا  
غیر حق ہے وہ نہیں جو اس میں دھمکا  
راگزین ہے جو ہر حسن ادنا منتقم  
یہی مایا ہو ہے کئی اوستا خنڈ  
حاصل ہیں اونکو کس سے وہ غفلت  
ملک نہیں کی کہ وہ ہوں دین منزل

یہ لکھا ہے ہر دماغ غریبان پر  
کمال شوق سے مطلع ہر خون پر  
کمر درخشاں کی خدا کا نور انور  
میرا دین ہے اسکا نور دین کی  
میرا دین ہے جو ایمان پر  
میرا دین ہے جو ایمان پر



شب فتنہ خاص مولانا علی  
ایضاً خمس  
کئی صبح عیدینا شب فتنہ  
کیا نوم سے طلعت چلتا ہے  
کیا موسم روحی ارض پر باد راہ دلتا ہے  
کیا نیم مولانا عالم بنا ہے  
یہ راہ شیخ بنم کا جوئے خلیب کا

برات و قدر کتب سے یہ شب زکات کرم	ادھر سے قلب شکر اور ادھر شمشیر مقدم
وسطین یہ جو شب ہر طاہر اس میں شان شہابی ہے	
طفیل اس شب کسب پر آج حق کا فضل	ہوا برکت سیاہ اسکے آج حاصل کا مقصد
درو دیوار سے عبس و خوشی کی آد آد	یہ شب جانِ زمانِ قلب ہر اور روح جنت
امان و دہراو سے مغرور سردیابی ہے	
کچن کیا کیا کیا کیو جو طہور شبن خوراق	بشارت دی ہم طہر غارب اور مشرق
نیر کی مثل اسکے کوئی شب چشم خلاقی نے	عیاں ہے زیب ارباب سے اس شب کے کرجا
عطا کے ادسکو دہریت کہ جو کچاوسنے جاہی ہے	
ہنیں ہو بیان ہرگز قلم سے مریو اسکے	اس شب کو اللطاف خدا کچھ عجیب ہے
سہی جو بشرین اسکے زینت دیکھ کر	یہ خواہش شب کیا حق نے موافق اپنے خواہش
وہا جو فتنائے زیب فرج لاتناہی ہے	
لسان بید کا بنا عیب سے نوید وان گلو	گری تختِ سلاطین شیا طین عیب سے
ہوا خم سجدہ شکر خدایں کعبہ اطہر	ظہور اس شب میں آیات الہی کا ہر کو

شب فتنہ خاص مولانا علی  
ایضاً خمس  
کئی صبح عیدینا شب فتنہ  
کیا نوم سے طلعت چلتا ہے  
کیا موسم روحی ارض پر باد راہ دلتا ہے  
کیا نیم مولانا عالم بنا ہے  
یہ راہ شیخ بنم کا جوئے خلیب کا  
کس سے بنان ہوا کے کمان جب کا  
اس نیم فتنہ حضرت روح حبیب کا  
روح القدس تعین سے مودایت ہے  
کسی نیم اس شب کی باجی فلاح و راہ ہے  
صرف انتظام ملک سبب ہے  
خداوند سے اس عرشِ نادانی کا  
حافظی کی روح سے نافراند ہے  
اس نیم کا یہ دنیا کی غرور جاہ ہے  
اس نیم کا جو دے سبب پناہ ہے  
سبب حادثات دہر سے وہ شکار ہیں  
سبب شایقین ذکر کی سر بند ہیں  
اور طافین میں وہ خواہش بند ہیں  
اپنے خدا کی لطافت کے خاص ایک لگا کر  
لیا نیم ہے کہ اس ملک میں جو ہے  
دین میں شہید ملک میں جو ہے  
قوتی قوتی سے ہر سول سویدان چہ وہ  
میلاد سے جوئے کسراہ زدن چہ وہ  
عافیت جوئے کسراہ زدن چہ وہ  
اوس سے جوئے کسراہ زدن چہ وہ  
جوئے کسراہ زدن چہ وہ







خسته و پاشکسته ام شایا  
از عنایات خود مکن خسروم  
دارم امید و افاق از کرم  
لطف کن بر من ای شهنشاه  
خواهم از جیب خاص تو نظری  
بکشا بر رخسار حقیقت را  
ختم بالخیر کار من گروان  
بمان مرا نعم تو بر در دوان  
جو تو عام برانام بود  
جاء علی و کاتحییبه

کن لبویم تو دوست لطف فراز  
کن برویم تو باب رحمت باز  
کسی در دلم نشوم مینار  
آدم بر درت ز راه دراز  
دور کن شر حرم آنت از  
دور کن از دلم حجاب مجاز  
که بنام تو کرده ام آغاز  
از لوال خودم مشرف ساز  
دزد دزد بهین کند آواز  
کل مرجع بابک قد فز

المنته قد که مولود شریف منظوم مع غزلیات و قصاید  
فارسی دارد در لغت انحضرت علی الله علیه و سلم  
حسب درخواست فریق یاور الدوله  
بدر الطبع مکار طبع کرده  
موقوف بنظم صفیر  
سید